صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعۃ المبارک مورخہ 12 مارچ 2010 بمطابق 25 ربیع الاوّل 1431 ہجری شام چار بجکر پینتیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ۔

یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ کُلُوْا مِمَّا فِی الْاَرْضِ حَلٰلًا طَیِّبًا وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ اِنَّہٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌO اِنَّمَا یَاْمُرُکُمْ بِالسُّوْٓءِ وَالْفَحْشَآءِ وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَی اللّٰہِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَO وَاِذَا قِیْلَ لَھُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَیْنَا عَلَیْہِ اٰبَآءَنَا اَوَلَوْ کَانَ اٰبَآؤُھُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ شَیْئًا وَّلَا یَھْتَدُوْنَO وَمَثَلُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا کَمَثَلِ الَّذِیْ یَنْعِقُ بِمَا لَا یَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّنِدَآءً صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ فَھُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ

ترجمہ: لوگو جو چیزیں زمین میں حلال طیب ہیں وہ کھاؤ۔ اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو۔ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے وہ تو تم کو برائی اور بے حیائی ہی کے کام کرنے کو کہتا ہے اور یہ بھی کہ خدا کی نسبت ایسی باتیں کہو جن کا تمہیں (کچھ بھی) علم نہیں اور جب ان لوگوں سے کہا جاتا ہے کہ جو (کتاب) خدا نے نازل فرمائی ہے اس کی پیروی کرو تو کہتے ہیں (نہیں) بلکہ ہم تو اسی چیز کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا۔ بھلا اگرچہ ان کے باپ دادا نہ کچھ سمجھتے ہوں اور نہ سیدھے رستے پر ہوں (تب بھی وہ انہیں کی تقلید کئے جائیں گے) ۔ جو لوگ کافر ہیں ان کی مثال اس شخص کی سی ہے جو کسی ایسی چیز کو آواز دے جو پکار اور آواز کے سوا کچھ سن نہ سکے۔ (یہ) بہرے ہیں گونگے ہیں اندھے ہیں کہ (کچھ) سمجھ ہی نہیں سکتے

Mr. Speaker: ‘Question`s Hour’: Taj Muhammad Tarand Sahib.
Ms. Shazia Aurangzeb Khan: Point of order, Sir.

جناب سپیکر: بی بی، کیا ہے؟

بیگم شازیہ اورنگزیب خان: جناب سپیکر، پوائنٹ آف آرڈر پہ ایک ضروری بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: 'کوئسچنز آور' کے بعد، اگر ایسے ویسے سوال ہو تو 'کوئسچنز آور' کے بعد۔

بیگم شازیہ اورنگزیب خان: ډیر Important شیز دے۔

جناب سپیکر: Important شیز د کوئسچن نه مخکښے بل یو هم نه شی کیدے۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

Mr. Speaker: ‘Question`s Hour’: Taj Muhammad Tarand Sahib

بیگم شازیہ اورنگزیب خان: جناب سپیکر، ایک منٹ جی۔

جناب سپیکر: بی بی! د رولز خلاف ورزی مه کوه، زه درله وروستو ٹائم درکوم 'زیرو آور' هم ستاسو د پاره دے، بیا هر څه تاسو پکښے وایئ خو اوس نه جی۔

جی، تاج محمد خان ترند صاحب، سوال نمبر 185۔

* 185 _ جناب تاج محمد خان ترند: کیا وزیر اوقاف، مذہبی و اقلیتی امور از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ رجسٹرڈ دارالعلوم کی تعمیر اور طلباء کی خوراک وغیرہ کیلئے امدادی فنڈ فراہم کرتا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ایم ایم اے کے دور حکومت کے پانچ سالوں کے دوران ضلع بٹگرام اور دیگر اضلاع میں کون کون سے دارالعلوم کو تعمیر کرنے اور خوراک وغیرہ کیلئے کتنا فنڈ فراہم کیا گیا، ان کی تفصیل بمعہ ضلع و تحصیل فراہم کی جائے؟

جناب نمروز خان (وزیر اوقاف، مذہبی و اقلیتی امور): (الف) محکمہ اوقاف صوبہ سرحد کو صوبائی حکومت کی طرف سے دینی مدارس کی تعمیر و مرمت کیلئے گرانٹ فراہم کی جاتی ہے تاہم محکمہ اوقاف صوبہ سرحد طلباء کی خوراک وغیرہ کیلئے امدادی فنڈ فراہم نہیں کرتا۔

(ب) ایم ایم اے حکومت کے دوران ضلع بٹگرام کے مدارس کو ملنے والی گرانٹ اور دیگر اضلاع کی فہرست مہیا کی گئی۔

Mr. Speaker: Supplementary?

جناب تاج محمد خان ترند: جناب سپیکر، منسٹر صاحب ډیر تفصیل سره جواب را کړے دے خو زما دیکښے یو ضمنی کوئسچن دے او دوئ چه کوم دا لسټ مونږ له را کړے دے چه په دیکښے بعضو مدرسو ته یو لاکھ روپۍ ورکړے دی، بعضو ته ئے پچاس هزار ورکړے دی، بعضے ته ئے دوه لکهه ورکړے دی نو زما ضمنی کوئسچن دا دے چه د دے څه Criteria ده؟ بعضے ځایونو کښے دوئ زیاتے پیسے ورکړے دی او بعضو ځایونو کښے ئے کمے ورکړے دی۔ شکریه جی۔

جناب سپیکر: جی، آنریبل منسٹر فار اوقاف۔ منسٹر صاحب کا مائیک آن کریں، کافی عرصہ بعد شاید اٹھے ہیں، ان کو بھول گئے ہیں۔ جی، حاجی نمروز خان۔

جناب نمروز خان (وزیر اوقاف، حج و مذہبی امور): شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب، معزز ممبر نے جو سوال کیا ہے تو میں پہلے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آج آپ نے ایجنڈے پر میرے محکمے کے کوئسچنز لائے ہیں اور میں اس کیلئے آپ کا ممنون ہوں۔ معزز ممبر نے جو سوال اٹھایا ہے کہ مدارس کو جو گرانٹ دی جاتی ہے، وہ صوبائی حکومت اوقاف کو کچھ امدادی فنڈ فراہم کیا جاتا ہے اور پھر ہم مدارس کی تعمیر و مرمت کیلئے Amount دیتے ہیں تو اس میں کوئی زیادہ ہوتی ہے اور اس کی جو Requirement ہوتی ہے، اس حساب سے تقسیم کرتے ہیں تو کسی کو دس ہزار، کسی کو پندرہ ہزار، کسی کو بیس ہزار، اس طریقے سے دی جاتی ہے۔ Criteria اس کا یہ ہے کہ اس میں بچوں کی تعداد کے حساب سے دیتے ہیں۔۔۔۔۔

Mr. Bashir Ahmad Bilour: Need basis.

وزیر اوقاف حج و مذہبی امور: جی ہاں، Need basis پر۔

جناب سپیکر: محترمہ نرگس ثمین بی بی، موجود نہیں۔ احمد خان بہادر صاحب، موجود نہیں۔ محترمہ زرقا بی بی، سوال نمبر 678۔

* 678 _ محترمہ زرقا: کیا وزیر اوقاف، مذہبی و اقلیتی امور از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر کے مخیر حضرات نے اپنی قیمتی جائیداد سے اپنے اپنے علاقوں کے غریب عوام کیلئے قبرستان کیلئے زمین وقف کی ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ وقف شدہ زمین محکمہ اوقاف کی ملکیت بن جاتی ہے اور اس کی حفاظت بھی محکمہ اوقاف کی ذمہ داری ہوتی ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ وقف شدہ زمین برائے قبرستان پر کسی قسم کے مکانات وغیرہ کی تعمیر پر پابندی ہے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو نوشہرہ کلاں یونین کونسل نواں کلے اور صوبے کے دیگر قبرستانوں کی حفاظت کیلئے محکمہ نے کیا اقدامات کئے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب نمروز خان (وزیر اوقاف و مذہبی امور):</u> (الف) محکمہ اوقاف کو ان قبرستانوں کے بارے میں علم ہوتا ہے جن کیلئے باقاعدہ طور پر نوٹیفکیشن اوقاف آرڈیننس 1979 جاری کیا گیا ہے۔

(ب) جو زمین وقف کی جاتی ہے تو اس زمین کا انتظام وانصرام محکمہ اوقاف کی ذمہ داری بن جاتی ہے او اسکی حفاظت بھی محکمہ ہذا کرتا ہے۔

(ج) جو زمین برائے قبرستان وقف کی جاتی ہے اور باقاعدہ Notified ہو تو اس پر کسی قسم کے مکانات کی تعمیر وغیرہ ممنوع ہے۔

(د) نوشہرہ کلاں یونین کونسل نوے کلے کی قبرستان محکمہ اوقاف کے تحویل میں نہیں ہے اسلئے مذکورہ قبرستان کے ساتھ محکمہ اوقاف کا کوئی تعلق نہیں ہے جبکہ دیگر وقف شدہ زمین برائے قبرستان کا جواب جز (ج) میں ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔

<u>Mrs. Zarqa:</u> Satisfied, Sir.

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر:</u> شکریہ۔ محترمہ نور سحر بی بی، سوال نمبر 813۔

* 813 _ <u>محترمہ نور سحر:</u> کیا وزیر اوقاف، مذہبی واقلیتی امور ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں محکمہ اوقاف کی زمین اور پلازے موجود ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ان میں سے کچھ لیز پر دی گئی ہیں اور کچھ کے عدالتی کیسز چل رہے ہیں؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ جائیداد سے گورنمنٹ کو باقاعدہ آمدن وصول ہو رہی ہے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) محکمہ اوقاف کے پلازوں اور زمین کی ضلع وار تفصیل کیا ہے، نیز ان میں سے لیز پر دی گئی زمین کی تفصیل اور آمدن بتائی جائے؛

(ii) اوقاف کی جائیداد کے سلسلے میں عدالتی کیسوں کی تفصیل ہر ایک کیس کی شروع ہونے کی تاریخ، دورانیہ، زیر التواء کیسوں کی تعداد اور فیصلہ کی تاریخ بتائی جائے، نیز کتنے کیسوں میں فیصلہ محکمہ کے حق میں اور کتنے فیصلے محکمے کے خلاف ہوئے؛

(iii) مذکورہ کیسوں میں محکمہ کے وکلاء کے نام اور فیسوں کی تفصیل بتائی جائے۔

(iv) محکمہ کی گزشتہ تین سالہ کارکردگی Year wise اور مستقبل کے منصوبوں کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

جناب نمروز خان (وزیر اوقاف، مذہبی و اقلیتی امور): (الف) ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) ہاں، یہ درست ہے۔

(ج) ہاں، یہ درست ہے کہ مذکورہ جائیداد سے محکمہ اوقاف کو باقاعدہ آمدن وصول ہو رہی ہے۔

(د) (i) محکمہ اوقاف کے کمرشل پلازہ جات / زرعی اراضیات و امدن کی ضلع وائز تفصیل فراہم کی گئی۔

(ii) اوقاف کی جائیداد کے سلسلے میں عدالتی کیسوں کی تفصیل جن میں پشاور، مردان ڈویژن، ہزارہ ڈویژن اور ضلع بنوں شامل ہیں، ایوان میں فراہم کی گئی۔

(iii) پشاور، مردان ڈویژن، ہزارہ ڈویژن اور ضلع ڈیرہ و بنوں کی معلومات کی تفصیل بھی ایوان کو فراہم کی گئی۔ اس کے علاوہ محکمہ اوقاف نے تین لیگل ایڈوائزرز کی ضلع پشاور کیلئے فکسڈ ماہانہ تنخواہ پر تقرری کی ہے جن کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں:

1۔ سید سردار حسین ایڈوکیٹ۔

2۔ فرمان اللہ خٹک ایڈوکیٹ۔

3۔ شیخ فضل حسین ایڈوکیٹ۔

(iv) تفصیل مہیا کی گئی۔

جناب سپیکر: دیکبنے سپلیمنٹری سوال شته؟

محترمہ نور سحر: نمبر ایک خو دا ده چه دوئ د کومو وکیلانو نومونه مونږ له راکړی دی نو دوئ درے وکیلان نیولی دی او هغے کبنے دومره کیسونه په اوقاف کبنے نه وی خو بیا هم چه دوئ درے نیولی دی نو د دے نه باوجود دوئ په نورو وکیلانو باندے هم ډیر کیسونه کړی دی نو چه دوئ سره خپل وکیلان شته نو دوئ په نورو وکیلانو باندے ایکسټرا پیسے دس هزار او پانچ هزار او بیس هزار

ورکړی دی، فاروق شاه دے پکښے او داسے نور وکیلان دی پکښے او په هغوی ئے کیسونه کړی دی۔ زما دریم کوئسچن دا دے چه دوئ کله د دوئ په ملکیت باندے پلازے او نرسریانے جوړوی او د هغے نه پس په هغے باندے کیسونه دائر کوی چه کله هغه Complete شی نو دوئ په هغه وخت کښے اوده وی یا دا محکمه په هغه وخت کښے اوده وی، د دوئ څوک سټاف نشته چه هغوی سروے کوی او هغوی ګوری چه کوم ځائے کښے د دوئ په ملکیت باندے بلډنګونه جوړیږی او په هغے باندے نرسریانے جوړیږی نو هغه وخت کښے دوئ کوم ځائے کښے وی؟ بله خبره دلته د نورین افشاں یو کیس دے نو زه تپوس کوم چه د دے کیس څه نوعیت دے چه 2006 نه واخله اوسه پورے د هغے فیصله هم او نه شوه او اوسه پورے د هغے هیڅ حل رااونه وتو او داسے مختلف نور کیسونه هم دی چه هغه دوئ داسے پریښودی دی او پینډنګ پراته دی، نه ئے فیصله کیږی او نه ئے دغه کیږی نو دا محکمه څه کوی، دا اوده ناسته ده، اول کیسونه دوئ باندے جوړیږی ولے نه، دوئ په هغه وخت کښے ولے نه کوی؟

جناب سپیکر: جی، آنریبل منسٹر صاحب۔

جناب عطیف الرحمان: جناب سپیکر، زما هم یو ضمنی کوئسچن دے پکښے۔

جناب سپیکر: جی، عطیف الرحمان صاحب۔

جناب عطیف الرحمان: جناب سپیکر صاحب، ډیره مهربانی۔ جناب سپیکر صاحب، په پیښور کښے چه کوم تفصیل دوئ د دے سرکاری زمکو ښودلے دے، چونکه هغه ټولے Complete نه دی نو زما دا ګزارش دے چه دوئ د د دے زمکو صحیح تعداد اوښائی چه یره دلته کښے د اوقاف ډیپارټمنټ زمکے څومره دی او په هغے باندے پلازے څومره دی او د هغے نه څومره انکم دے؟

جناب نمروز خان (وزیر برائے اوقاف): جناب سپیکر صاحب، په دیکښے دا مونږه----

جناب سپیکر: جی، مفتی کفایت اللّٰه صاحب۔ اودریږه منسټر صاحب، آنریبل منسټر صاحب۔ جی مفتی کفایت اللّٰه صاحب۔

مفتی کفایت اللّٰه: شکریه۔ جناب سپیکر صاحب، زه محترم وزیر اوقاف نه دا پښتنه کول غواړمه چه هغه کوم تفصیل راکړے دے چه په مانسهره کښے څه زمکے دی

چه هغه ډیر نامدارو او ناموړو خلقو لاندے کړے دی نو آیا د هغوی خلاف څه کریک ډاؤن کیږی او هغه به واګزار کیږی که نه دغسے به روان وی؟ ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: جی، آنریبل منسٹر صاحب۔

وزیر برائے اوقاف: مفتی صاحب چه کوم کوئسچن اوکړو نو زمونږ اصل کښے د اوقافو مختلف ځایونو کښے ډیرے زمکے دی او هغه لینډ مافیا واقعی د شروع نه قبضه کړے دی او په مختلفو طریقو سره ئے هغے باندے آبادئ هم کړے دی لیکن اوس مونږ یو پالیسی جوړه کړے ده چه کومے داسے زمکے چه هغه د اوقاف دی نو په هغے به مونږه انشاءالله د هغوی خلاف کارروائی کوؤ او مونږ په هغے باندے باقاعده نوټس ورکړے دے او څنګه چه مانسهره کښے کومه زمکه ده نو په هغے باندے هم نوټسز دوه وارے تلی دی بلکه درے وارے تلی دی لیکن هلته هغه لینډ مافیا هغوی سره فی الحال هغه مسئله حل شوے نه ده او د عطیف الرحمان صاحب چه کوم کوئسچن دے نو هغه هم د پیښور باره کښے دے نو پیښور کښے زمونږه د اوقاف ډیر جائیداد دے لیکن هغه لینډ مافیا سره دے نو د شروع نه د هغے خلاف ما کارروائی کړے ده او مونږ انشاءالله داسے یو پالیسی جوړه کړے ده چه کوم خلق په کومو زمکو باندے قابض دی چه هغه مونږه واپس واخلو او هغوی سره لیز اوشی او د هغے نه مونږه ته څه امدن شروع شی او کوشش زمونږه جاری دے چه مونږه خپل د اوقاف چه کومے زمکے چا قبضه کړے دی نو انشاء الله چه دا مونږه واپس کړو او بیا د محکمے امدن جوړ شی۔

جناب سپیکر: نورسحر بی بی! تاسو د دوئ د جواب نه۔۔۔۔

محترمہ نورسحر: سر، دیکښے دوه رنګه دغه دی چه بعضے ځایونو کښے دوئ فری لیکلی دی نو ولے دوئ دغه کیسونه فری کړی دی چه بعضے ته ئے فری لیکلی دی؟ بعضے ته ئے پیسے لیکلے دی او هغه کوم وکیلان چه دوئ مقرر کړی دی نو هغه دوئ مونږه ته ښودلے هم نه دی چه دوئ له Monthly څومره ورکوی او یا سالانه دوئ هغوی له څومره ورکوی او هغے کښے بیا Stay orders شوی دی د هائی کورټ نه او هغه کسان اوسه پورے دوئ بے دخله کړی نه دی چه دوئ ته

هائی کورټ Stay order ورکړے دے نو اوسه پورے دوئ هغوی بے دخله کړی ولے نه دی؟ او بل چه دوئ په لیز کومے زمکے ورکړے دی نو په هغے کښے Uniformity نشته۔ چرته چه دے نو دوئ په لیز باندے زمکه دومره ارزانه ورکړے ده، 1,73000 باندے ئے ورکړے ده او په بل ځائے کښے ئے په 1,53,000 باندے د هغے نه ئے کمه ورکړے ده نو زه خو حیرانه یم چه دا څه قیصه روانه ده؟ ما خو دا دوه ورځے د دے سټډی اوکړه نو ما ته دیکښے ډیره غټه لانجه ښکاری نو ښه به دا وی چه دا تاسو کمیټئ ته ریفر کړئ او دیکښے چه انوسټی ګیشن اوشی او مونږ ته پوره تفصیل راکړے شی۔

جناب سپیکر: جی، عطیف خان۔

جناب عطیف الرحمان: ښنګه چه منسټر صاحب د دے په حواله خبره اوکړه چه په پیښور کښے کومے زمکے او زیاتے زمکے خلقو سره دی نو د هغے ریکارډ په دے سوال کښے شته دے نه نو زما هم دا ګزارش دے چه دا سوال تاسو کمیټئ ته ریفر کړئ چه دا پکښے Thrash out شی او صحیح معلومات اوشی چه په دیکښے څه دغه شوی دی چه د هغے ټول معلومات اوشی۔

جناب سپیکر: جی منسټر صاحب! تاسو ئے سپورټ کوئ؟

وزیر اوقاف حج، و مذہبی امور: دا سوال په ایجنډا خو نه دے راغلے او که وی نو مونږ ته به کوئسچن راغلے وو نو مونږ به تفصیل درکړے وو، انشاءالله مونږ سره تفصیل موجود دے او که څه وخت ئے پکار وی، مونږ به ئے تاسو ته درکړو خو دا سوال مخکښے دیکښے نه دے راغلے، د پراپرټئ په دغه کښے تفصیل نه دے معلوم ځکه مونږه تاسو ته ښنګه درکړے وے؟ باقی چه کومه کرایه ده، چه کوم راغلے وه نو هغه مونږ تاسو ته درکړے ده او هغه لسټ دا دے مونږ سره موجود دے۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، لودھی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر صاحب، میں اس سلسلے میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔ میں یہ نہیں چاہتا کیونکہ حق ہے آنریبل ممبران کا کہ وہ سوال دیں، میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں ممبرز سے بھی اور ہاؤس سے

بھی، میرا یہ سوال ہے کہ اس سے کیا Output نکلا ہے، اس سے میرے عوام کو کیا فائدہ ہوا ہے، گورنمنٹ کو کیا نقصان ہو رہا تھا، کیا کسی قاعدے کے مطابق وہ چیز نہیں دی جا رہی تھی؟ اور جو گورنمنٹ ہوتی ہے تو ہر گورنمنٹ اپنے قاعدے کے مطابق دیتی ہے، ہم ایسا سوال بعض اوقات لاتے ہیں کہ جس پر ایک مہینہ دو مہینے ان کے لگ جاتے ہیں، اس دفتر میں اس کے علاوہ کوئی کام نہیں ہے، وہ جواب لاتے ہیں پھر اس کے بعد ہمارا یہ ہوتا ہے کہ اس کو کمیٹی کے حوالے کریں تاکہ Thrash out ہو جائے، یہ پریکٹس مجھے سمجھ نہیں آتی کہ یہ Trend کب ہمارا Change ہوگا؟ اگر ایک آدمی جا کر اس آفس میں اور اپنی معلومات حاصل کرلے اگر وہاں سے اسے کوئی معلومات نہیں ملتی ہیں تو اس کے بعد وہ ایسی چیز کو جو سپیشل ایک چیز ہے، اسمبلی میں لے آئے، اب جاتے جاتے کسی سے کوئی بات ہو جائے تو دوسرے دن کو کسچن دے دیں اور ان کے بڑے پلندے جن پر لاکھوں روپے کا خرچہ ہوا ہے اور پورا محکمہ بیٹھا رہے، تو اس کو کب تک ہم Change کرینگے جی؟

جناب سپیکر: جی نمروز صاحب۔

وزیر اوقاف، حج و مذہبی امور: یہ جو سوال پوچھا جاتا ہے، اسی حساب سے ہم ان کو تفصیل فراہم کرتے ہیں۔ یہ جیسے لودھی صاحب نے کہا کہ اگر یہ پریکٹس ختم ہو جائے تو بڑی اچھی بات ہے اور آج کل کمپیوٹرائزڈ زمانہ ہے، اگر ریکارڈ پر کمپیوٹر سے انفارمیشن لی جائے، ویب سائٹ سے لی جا سکتی ہے لیکن یہ اسمبلی کے جو حقوق اور سب ممبرز کا جو حق بنتا ہے کہ وہ اپنے کوئسچنز کر سکتے ہیں تو ہم اس کا جواب دینگے، انشاءاللہ۔

جناب سپیکر: نمروز صاحب! د بی بی دا سوال دے چه بعضے ځایونه به قیمتي وي، بعضے به دغه وي، هغه خو دا سے جواب دے، ریښتونو کښے فرق ځکه دے خو دا بعض ډیر Prime locations دي، تاسو هغے کښے د ریټس د بړهاولو کوشش او نه کړو او دویمه دا خبره چه دا فالتو وکیلان نیول یا زمونږ دا دومره ډیر لوئے سټاف، دا ایډوکیټ جنرل یا اے جی آفس والا دي، دوئ نه تاسو Help نه اخلئ؟

وزیر برائے اوقاف: اصل کښے زمونږه چه کومه محکمه ده، هغه یو Autonomous Body ده او مونږه څه وخت کښے کیس تو کیس هم وکیل اونیسو لیکن دوه درے وکیلان دا سے دي چه هغه مونږ همیشه د پاره کوم کیسس د شروع نه چلیږی نو هغه Attend کوی او هغے د پاره مونږ له مستقل وکیلان پکار وي او باقي چه

کوم دا سے غټ کیس وی نو هغے له مونږ بیا کیس تهٔ کیس وکیل نیسو او هغه څه Matter نه کوی۔

محترمہ نور سحر: سپیکر صاحب! میں اس سے Satisfy نہیں ہوں، یہ 1992 سے ایک کیس ہے جس کا قبضہ ابھی تک انہوں نے نہیں بتایا کہ وہ کس کے پاس ہے اور اس میں بہت سے چیزیں ہیں جو یہ مجھے کلیئر نہیں کر سکتے۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی عطیف خان! تاسو څه غواړئ؟

جناب عطیف الرحمان: جی، کمیټئ ته ئے ریفر کړئ۔

محترمہ نور سحر: کمیټئ ته ئے ریفر کړئ چه مونږ ته پوره ډیټیل ملاؤ شی۔

جناب عطیف الرحمان: کمیټئ ته ئے ریفر کړئ جی۔

وزیر برائے اوقاف: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر: تاسو څه وئیل غواړئ، سپورټ کوئ ئے که مخالفت ئے کوئ؟

وزیر برائے اوقاف: د کمیټئ دیکښے ضرورت نشته، دا خو دوئ چه کوم کوئسچن کړے دے، د هغے جواب مونږ ورکړے دے، دا دے د دے ریکارډ موجود دے، باقی که دوئ ته نور څه تفصیل پکار وی نو هغه به انشاءالله ورکړو او کمیټئ ته ضرورت دیکښے نشته دے۔

جناب سپیکر: هغوی چه stress کوی نو بیا به ئے تاسو دغه اوکړئ۔

Is it the desire of the House that Question asked by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was defeated)

Mr. Speaker: The ‘Noes’ have it. The Question is dropped. Mohtarma Nargis Sameen Bibi, Question No. 757. Not present. Sardar Aurangzeb Khan, Question No. 762. Not present. Again Sardar Aurangzeb Khan Nalotha Sahib, Question No. 764 Not present. Mr. Fazalullah Sahib, Question No. 781. Not present. Mohtarma Nazli Jasim Bibi, Question No. 793. Not present.

مفتی سید جانان صاحب، سوال نمبر کیا ہے جی؟

مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب! ما سره سوال نشته۔

جناب سپیکر: سوال درسره نشته؟ دا اته سوالونه دی او هغه بله ورغ زما په خیال تقسیم شوی دی، یو کاپی شته؟

مفتی سید جانان: زه جی دا گزارش کوم چه دا ایجنډا مونږ ته نه ده ملاؤ شوے او یو دوه درے منټه غواړم ستاسو نه چه زه دا سوال اوگورم۔

جناب سپیکر: ډیپارټمنټ په ټائم باندے د کوئسچن جواب نه دے راليږلے ،دا سخت وارننگ دوئ ته بیا ایشو کیږی چه دا د دے هاؤس Breach of privilege کښے راځی، This is again warning to you۔ مفتی صاحب! دا تاسو اوس وئیلے شئ؟

مفتی سید جانان: زه جی، یو دوه منټه ټائم لږ راته تاسو راکړئ۔

جناب سپیکر: بنه تاسو ته وروستو ټائم درکوم، ستاسو دوه کوئسچنے دی، دواړه Read کړئ جی۔

مفتی سید جانان: صحیح ده جی، صحیح ده جی۔

جناب سپیکر: *سید قلب حسن، کوئسچن نمبر 799، موجود نہیں۔ اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب، سوال نمبر 817۔*

* 817 _ *جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:*

(الف) آیا یہ درست کہ سال 09-2008 کے دوران ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال ڈیرہ میں مختلف کیٹگریز کی انچاس ٹیکنیکل اور دیگر آسامیوں کی منظوری دی گئی تھی؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ آسامیوں پر بھرتی مروجہ طریقہ کار کے مطابق ہوئی ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو اشتہار کی کاپی امیدواروں کے ٹیسٹ/انٹرویو کا ریکارڈ اور بھرتی شدہ افراد کے کوائف یعنی نام، پتہ اور ڈومیسائل کی تفصیل فراہم کی جائے؟

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): (الف) جی ہاں۔

(ب) عدالت عالیہ کے حکم کے تحت 2003 میں کنٹریکٹ پر بھرتی کئے گئے اکتالیس پیرامیڈیکس کو مروجہ طریقہ کار کے بعد 09-2008 میں ایڈجسٹ کیا گیا ہے جبکہ آٹھ پوسٹیں خالی ہیں۔

(ج) چونکہ ملازمین کو عدالت عالیہ کے حکم کے تحت ایڈجسٹ کیا گیا ہے اس لئے کوئی نئی بھرتی نہیں کی گئی ہے اور ایڈجسٹ کئے گئے ملازمین کی تفصیل درج ذیل ہے:

LIST OF PERAMEDICS STAFF

S.No	Name of Employee	Adjusted against original post
1	Allah Nawaz	JCT Anaesthesia
2	Muhammad Yousaf zeb	JCT Dental
3	Shahibzada Aftab Ahmad	JCT Dental
4	Khalid Mehmood	JCT Pharmacy.
5	Muhammad Arif	JCt Pharmacy.
6	Muhammad Bilal	JCT Pharmacy.
7	Rashid Menhas	JCT Pharmacy.
8	Muhammad Ramzan	JCT Pharmacy.
9	Hafiz Muhammad Majid	JCT Pharmacy.
10	Mohayuddin	JCT Pharmacy.
11	Waheedullah	JCT Pharmacy.
12	Muhammad Naseem	JCT Pharmacy.
13	Abdul Hameed	JCT Phalmology
14	Syed Nizakt Ali Shah	JCT Cardiology.
15	Amadullah s/o sarwar khan	JCT Anaesthesia.
16	Nasrullah s/o M. Afzal	JCTAnaesthesia.
17	Ikramullah s/o Habibullah	JCT Anaesthesia.
18	Salahud Din s/o Adul Qayum	JCT Anaesthesia.
19	Muhammad Irfan s/o Ghulam Abbas	JCTRadiology.
20	Hidayatullah s/o Atta Muhammad	JCT Radiology.
21	Saeed Ahmad.s/oGhulm Hussain.	JCT Phamacy.
22	Mukhtiar Hussain s/o Ghulam Hussain	JCTPhamacy.
23	Muhammad Muzafar s/o Alam Sher	JCTSurgical.
24	Muhammad Ashraf s/o M. Aslam	JCT Surgical.
25	M. Ishaq s/o Muhammad Hayat	JCT Surgical
26	Muhammad Ishaq s/o Shah Hussain	JCTSurgical.
27	Yousaf Haroon s/o M. Bakhsh	JCTSurgical.
28	Fazal Rehman s/o Ghulam Hussain	JCTSurgical.
29	Muhammad Rafiq s/o Abdul Aziz	JCTSurgical.
30	Kifayat Hussain s/o Manzoor Hussain	JCTSurgical.
31	Muhammad Irfan s/oM. Zaman	JCTSurgical.
32	Muneer Alam Shah s/o Allah Nawaz	JCTSurgical.
33	Shaukat Ali s/o Muhammad Abdullah	JCTSurgical.
34	Waqar Ahmed s/o Zahoor Ahmed	JCT Cardiology.
35	Muahammad Idress s/o M. Younis	JCT Cardiology.
36	Ibrar Hussain s/o Ijaz Hussain	JCT Cardiology.
37	Muhammad Rafiq s/o Ghulam Farid	JCT Cardiology.
38	Haroon Rashid s/o Abdur Rashid	JCT Dental.

39	Muhammad Mehboob s/o M. Aslam	JCT Dental.
40	Abdur Rashim s/o Falak Sher	JCT Dental.
41	Azhar Abbas s/o Sohna khan	JCT Dental.

Mr. Speaker: Ji, Any supplementary?

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: اس میں سر میرا سپلیمنٹری یہ ہے کہ جس سادہ طریقے سے انہوں نے جواب دیا ہے، یہ ایسی بات نہیں ہے۔ میں نے ان سے پوچھا ہے کہ جو پوسٹیں منظور ہوئی ہیں تو بھرتی کا طریقہ کار کیا تھا؟ انہوں نے کہا ہے کہ عدالت عالیہ کے حکم کے مطابق ہم نے بھرتیاں کی ہیں، اس کی سٹوری کچھ یوں ہے، میں گورنمنٹ کی توجہ چاہونگا اور یہ 2003 میں جو وہاں پر ای ڈی او تھے تو اس کے پاس ایف آر کا بھی چارج تھا اور ای ڈی او بھی وہ تھے تو وہ یہ کرتے تھے کہ فاٹا میں بھرتیاں کرا کر اور یہاں پر جو پوسٹیں ہوتی تھیں تو ان کو خالی کرا لیتے تھے، اس طریقے کار کے مطابق انہوں نے کوئی تیس چالیس بندے بھرتی کر لیے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ذرا اس طرف متوجہ ہوں جی۔

Mr. Israrullah Khan Gandapur: Thankyou, Sir.

جناب سپیکر: نہیں، یہ ہیلتھ کے متعلق ہے؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: ہیلتھ کے متعلق ہے، تو سر انہوں نے جب وہ تیس چالیس بندے بھرتی کرا لیے، مختلف ہوتے رہے۔ جب یہ گورنمنٹ آئی تو اس سے ایف آر کا جو چارج تھا، وہ چلا گیا اور جب ان سے چارج چلا گیا تو ایف آر والوں نے 'سیٹلڈ' علاقے کے بندے جو تھے، وہ نکال لیے تو پھر انہوں نے اس کو یہ نام دے دیا کہ ہم نے ان کو کنٹریکٹ پہ لیا تھا، اگرچہ یہ کنٹریکٹ پہ نہیں تھے اور پھر انہی بندوں سے پیسے لیے گئے اور وہاں جا کے پشاور کے لیول پر فنانس میں مک مکا کیا گیا اور ان کیلئے اضافی چالیس، انچاس پوسٹیں جو ہیں مقرر کی گئیں۔ میں سر تھوڑی سی، پہلے تو میری یہ خواہش ہو گی کہ کمیٹی کو ریفر ہو جائے، اگر گورنمنٹ کہتی ہے کہ نہیں تو اپنے لیول پہ یہ انکوائری کرا لیں کیونکہ جو بات انہوں نے ہاؤس کے سامنے رکھ لی ہے، اس کی پوری انکوائری ہونی چاہیئے۔

جناب سپیکر: جی، جناب آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے تو یہ Reply دیا گیا ہے کہ ہائی کورٹ کا فیصلہ تھا، یہ لوگ کنٹریکٹ ملازمین ہیں اور یہ ہائی کورٹ میں اپنی ریگولرائزیشن کے سلسلے میں گئے تھے، ہائی کورٹ نے ان کو وہ ریلیف گرانٹ کی ہے اور اس فیصلے کے تناظر میں انکی سروسز ریگولر ہوئی ہیں اور

جہاں تک بات ہے انکوائری کی، تو بالکل I assure you کہ اس کے اوپر ہم انکوائری کر لیں گے اور جو آپ نے پوائنٹس Raise کئے ہیں، Definitely اسی لائن کو انشاءاللہ، We will go on that line۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ محترمہ نور سحر بی بی، سوال نمبر 869۔

* 869 _ محترمہ نور سحر: کیا وزیر ورکس اینڈ سروسز ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ ورکس اینڈ سروسز اور محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کا آپس میں کئی دفعہ انضمام کیا گیا اور پھر علیحدہ کیے گئے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کا محکمہ ورکس اینڈ سروسز میں انضمام کی تاریخ، وجوہات اور مقاصد کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کی محکمہ ورکس اینڈ سروسز سے علیحدگی کی وجوہات، مقاصد اور آسامیوں کی تعداد کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(iii) پبلک ہیلتھ انجینئرنگ / محکمہ ورکس اینڈ سروسز کے انضمام سے پہلے گریڈ سترہ اور اس سے اوپر گریڈ کی آسامیوں کی تعداد، نیز انضمام کے بعد مذکورہ آسامیوں کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں، مورخہ یکم جولائی 2001 کو سابقہ محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ اور سی اینڈ ڈبلیو کا آپس میں ادغام کر کے نیا محکمہ ورکس اینڈ سروسز معرض وجود میں آیا۔ بعد میں صوبائی حکومت کی منظوری سے مورخہ 24 نومبر 2009 کو دونوں محکموں کو الگ کر کے سابقہ طریقہ کار کے مطابق سی اینڈ ڈبلیو اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے محکمے معرض وجود میں آئے۔

(ب) (i) پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کا محکمہ ورکس اینڈ سروسز میں انضمام کی تاریخ یکم جولائی 2001 ہے۔ اس ضمن میں یہ وضاحت کی جاتی ہے کہ نیشنل ری کنسٹرکشن بیورو (NRB) کے فیصلوں کے تحت لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001 کے مطابق اس محکمے کو ٹی ایم اے کو تفویض کرنا تھا کیونکہ لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001 کے متعلقہ دفعات یعنی 25,15,14 اور 182 کے مطابق محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی خدمات بمعہ سٹاف محکمہ ورکس اینڈ سروسز سے علیحدہ کر کے ٹی ایم ایز کے حوالے کی جائیں تاکہ صوبائی اور

ضلعی حکومتوں اور ان کے ٹی ایم ایز کے ساتھ ضروری رابطہ بحال رکھا جائے۔ اس سلسلے میں صوبائی حکومت پر کوئی مالی بوجھ بھی نہیں پڑے گا جبکہ نئی تنظیم سے ایک طرف عوام کو پینے کا صاف پانی مہیا کرنے اور واٹر سپلائی سکیموں کی دیکھ بھال میں آسانی پیدا ہو جائے گی اور دوسری طرف ٹی ایم ایز کی تکنیکی استعداد بھی بڑھے گی۔ اس کے علاوہ تنخواہوں کی مد میں ٹی ایم ایز پر کوئی مالی بوجھ بھی نہیں پڑے۔

(ii) محکمہ ورکس اینڈ سروسز کی معرض وجود میں آنے سے پہلے محکمہ سی اینڈ ڈبلیو کی زیر نگرانی ترقیاتی کاموں میں شاہراہوں اور پلوں کی تعمیر و مرمت، سرکاری عمارات کی تعمیر و مرمت شامل ہے جبکہ محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی زیر نگرانی عوام کو پینے کا صاف پانی مہیا کرنا اور عوام الناس کو پانی کی نکاسی و سپلائی کی سہولیات شامل ہیں۔ ان دونوں محکموں کی اپنی اپنی حدود کے اندر مہارت حاصل تھی اور ان محکموں کا عملہ اپنے کاموں سے بھرپور واقفیت رکھتا ہے۔ ان محکموں کے انضمام کے بعد دونوں محکموں کے افسران واہلکاران کی صلاحیت پر برا اثر پڑا۔ دوسری طرف دونوں محکموں کے انضمام کی وجہ سے افسران کی ترقیوں میں پیچیدگیاں پیدا ہو گئیں اور مقدمات ابھی تک عدالتوں میں زیر التواء رہے جس کی وجہ سے اعلیٰ عہدوں پر نچلے درجے کے افسران تعینات تھے۔ انضمام کے بعد محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ میں آسامیوں کی تعداد درج ذیل ہے:

سیریل نمبر	آسامی	گریڈ	تعداد
1	اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ آفیسرز	17	69
2	ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسرز	18	31
3	ڈائریکٹرز	19	13
4	چیف انجینئرز	20	O2

(iii) محکمہ ورکس اینڈ سروسز میں انضمام سے پہلے گریڈ سترہ اور اس سے اوپر گریڈ کی آسامیوں کی تعداد، نیز انضمام کے بعد مذکورہ آسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ انضمام سے پہلے

آسامی	گریڈ	تعداد
اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ آفیسرز	17	54
ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسرز	18	19

سپر نٹنڈنٹ انجینئر ز	19	03
چیف انجینئر	20	01

محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئر نگ انضمام کے بعد

آسامی	گریڈ	تعداد
اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ آفیسر ز	17	69
ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر ز	18	31
سپر نٹنڈنٹ انجینئر ز	19	13
چیف انجینئر	20	02

محکمہ کمیونیکیشن اینڈ ورکس انضمام سے پہلے

آسامی	گریڈ	تعداد
اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ آفیسر ز	17	148
ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر ز	18	71
سپر نٹنڈنٹ انجینئر ز	19	14
چیف انجینئر	20	04

محکمہ کمیونیکیشن اینڈ ورکس انضمام کے بعد

آسامی	گریڈ	تعداد
اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ آفیسر ز	17	180
ایگزیکٹیو انجینئر ز	18	70
سپر نٹنڈنٹ انجینئر ز	19	20
چیف انجینئر	20	06

Mr. Speaker: Any supplementary?

محترمہ نور سحر: جی۔ سپیکر صاحب، میرا اس میں Merger کے سلسلے میں ہے کہ انہوں نے ایک دفعہ ختم کیا اور ورکس اینڈ سروسز کو اور پبلک ہیلتھ کو، دوبارہ پھر انہوں نے اکٹھا کیا پھر انکو ختم کیا، تو مجھے یہ سمجھ نہیں آتی کہ اسمیں انکا مقصد کیا ہے کہ بار بار ان کو علیحدہ کر رہے ہیں اور بار بار ان کو اکٹھے کر رہے ہیں؟

سوائے اس کے کہ یہ پوسٹیں بڑھانے کیلئے چال چل رہے ہیں، مجھے تو اور کچھ سمجھ نہیں آتی کہ بار باران کو اکٹھا کرنے سے نقصان ڈیپارٹمنٹ کا ہوتا ہے اور اتنا گورنمنٹ کا خسارہ ہوتا ہے تو اس میں ان کا مقصد کیا ہے؟ یہ مجھے کلیئر کردیں، یہ میں نے اس لئے کردیا کہ یہ بار باران کو علیحدہ کیوں کرتے ہیں اور ورکس اینڈ سروسز میں اب ان کے پاس موجودہ چیف کی کتنی پوسٹیں ہیں اور سپرنٹنڈنٹ انجنیئرز کی کتنی پوسٹیں ہیں اور انکے پاس فی الحال موجود ہیں؟

Mr. Speaker: Honourable Law Minister, please.

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): اس طرح ہے کہ میرے خیال سے ڈیپارٹمنٹ نے انکو بڑا مفصل جواب دیا ہے کہ یہ 2001 کا جو لوکل گورنمنٹ آرڈیننس آیا تو اس کے تحت یہ Requirement تھی، این آر بی کی کہ لوکل گورنمنٹ کا جو سٹرکچر ہے، وہ Restructure کیا جائے، اس لحاظ سے جو پبلک ہیلتھ سیکٹر ہے اور سی اینڈ ڈبلیو کو اکٹھا کر کے ٹی ایم ایز، ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو Capacity building کے لحاظ سے، یعنی سارا جو پلان تھا، تو Merge کیا گیا ان دونوں ڈیپارٹمنٹس کو لیکن They could not workout۔ یہ جو ہے تقریباً اس میں Exact number تو میں نہیں بتا سکتا لیکن بہر حال There are dozens of cases in the Peshawar High Court اور پروموشن کا مسئلہ بن گیا۔ پی ایچ ای والے جو تھے، پبلک ہیلتھ والے، انکی پروموشنز اور سی اینڈ ڈبلیو کی، یہ سارا Mix up ہو گیا اور پھر ڈیپارٹمنٹ کی Complications ہو گئیں، اب جب ہماری گورنمنٹ آئی تو ہم نے ان کو دوبارہ Bifurcate کیا ہے اور چونکہ پچھلی گورنمنٹ کی اپنی Priorities تھیں، اپنی ایک سوچ تھی اور ہماری یہ سوچ ہے کہ یہ علیحدہ علیحدہ ہونگے تو یہ زیادہ بہتر طریقے سے Run کر سکیں گے اور ایمپلائیز کیلئے بھی بڑی خوش آئند بات ہوئی ہے اور اس میں گورنمنٹ کے Loss کی کوئی بات نہیں ہے کیونکہ وہی پوسٹیں ہیں جو پہلے سے تھیں، شاید وقت کے ساتھ جو تھوڑی بہت پوسٹیں بڑھتی ہیں تو وہی بڑھی ہیں اور گورنمنٹ کا کوئی Loss نہیں ہے As such اس میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ویسے پبلک ہیلتھ کو تو اب سیکرٹری بھی مل گیا لیکن ان کی Performance کوئی اتنی Satisfied نہیں ہے تو کچھ اس میں Improvement چاہیئے جی۔ آنریبل منسٹر صاحب! اس میں کوشش کریں اور ابھی Presidential package کا کوئی اس میں پتہ نہیں کہ کتنے ٹیوب ویلز پشاور کے ایسے ہی بغیر بجلی، تار کے پڑے ہیں اور تین تین سال سے وہ Complete ہیں اور ان کو Energize نہیں کیا گیا تو Kindly اس کو ذرا لے لیں۔ جی، بی بی آپ کا۔۔۔۔۔

محترمہ نور سحر: اس کی بجائے کہ یہ کام جلد ہوگا، Speed up ہوتا جائے اگر کام Speed up نہیں ہوا ہے، جتنے بھی پبلک ہیلتھ کے لوگ ہیں تو سارے چیخیں مار رہے ہیں، رو رہے ہیں اور کسی کا بھی کام نہیں ہوتا، سوائے اس کے کہ ہم جاتے ہیں، دفتروں کے چکر میں خود دن میں دس دفعہ لگاتی ہوں اور میرا ایک کام پھنسا ہوا ہے، خوازہ خیلہ میں اور ابھی تک ایک سال میں وہ نہیں ہوا تو جب انہوں نے ایمپلائیز بڑھائے تو اس وجہ سے بڑھائے کہ لوگوں کے کام Speed up ہو جائیں، اگر یہ مسئلہ حل نہیں ہوتا تو پھر اس کو بڑھانے کا کیا فائدہ؟

جناب سپیکر: اس میں میری رولنگ آ گئی نا، بس اس میں Improvement کی آنریبل منسٹر صاحب کوشش کریں اور یہ ڈیپارٹمنٹ کی بڑی کمزوری ہے تو اس کو Improve کیا جائے۔ Clean water زندگی کی اہم ضرورت ہے۔ جی، تاج محمد خان ترند صاحب، سوال نمبر 884۔

* 884 _ جناب تاج محمد خان ترند: کیا وزیر ورکس اینڈ سروسز ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ 09-2008 کے اے ڈی پی میں صوبے بھر کیلئے نئے پل شامل کئے گئے ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پلوں سے ایک پل پی ایف 59 بٹگرام کیلئے جناب وزیر اعلیٰ صاحب کے حکم کے ذریعے دیا گیا تھا؛

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) مذکورہ پل پر کام ابھی تک کیوں شروع نہیں کیا گیا ہے، اسکی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) حلقہ پی ایف 59 بٹگرام میں بٹہ موڑی کے مقام پر پہلے سے منظور شدہ پل پر تا حال کام کیوں شروع نہیں کیا گیا، اسکی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں، پی ایف 59 بٹگرام میں جو پل دیا گیا ہے، اس پل کا نام کنسٹرکشن آف برج مندروالی ہے جو کہ شملائی ہل روڈ پر واقع ہے۔

(ج) (i) مذکورہ پل کی Consultancy کی منظوری Administrative Approval مورخہ 4 فروری 2009 کو ہوئی جس پر پل کے ڈیزائن کیلئے مورخہ 4 مارچ 2009 کو ٹینڈر جاری کئے گئے اور ان ٹینڈرز کو منظوری کیلئے DCSC کے پاس بھیجا گیا، جہاں سے مورخہ یکم جولائی 2009 کو ٹینڈرز منظور

ہوئے جس کے بعد متعلقہ ادارے کو ڈیزائن بنانے کیلئے آرڈر جاری کیا گیا اور مورخہ 17 دسمبر 2009 کو متعلقہ ادارے سے ڈیزائن / ڈرائنگ وغیرہ موصول ہوئے جس پر PC-1 Estimate بنا کر اور ضروری کارروائی کے بعد ڈی ڈی ڈبلیو پی نے مورخہ 27 جنوری 2010 کو منظوری دی اور اسکے بعد سیکرٹری سی اینڈ ڈبلیو کے دفتر سے بذریعہ چٹھی نمبر SOR/V-39/W&S/05/Vol-II مورخہ 17 فروری 2010 کو Administrative Approval جاری کی گئی۔ مذکورہ پل کے ٹینڈر کا اشتہار ڈائریکٹر انفارمیشن پشاور کو بذریعہ چٹھی نمبر 362/IM کیا گیا، جنہوں نے اسے مختلف اخبارات میں مشتہر کیا۔ مورخہ 12 مارچ 2010 کو ٹینڈرز طلب کئے گئے ہیں اور جب ٹینڈر کھل جائیں گے تو ان کو منظوری کیلئے متعلقہ اتھارٹی کو بھیجا جائے گا جہاں سے منظوری کے بعد کام شروع کرنے کیلئے ٹھیکیدار / فرم کو ورک آرڈر جاری کر دیا جائے گا۔

(ii) مذکورہ پل کی Consultancy کی منظوری مورخہ یکم مارچ 2008 کو ہوئی، مذکورہ Administrative Approval Letter کے مطابق یہ سکیم ایف اچ اے نے بذریعہ چٹھی نمبر 9PD/FHA/164 مورخہ 9 مئی 2008 کو اس سکیم کے مطابق کہہ دیا کہ یہ کمیونیکشن اینڈ ورکس بٹگرام کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ مورخہ 17 اکتوبر 2008 کو Review کی میٹنگ میں یہ فیصلہ ہو گیا کہ یہ سکیم کمیونیکشن اینڈ ورکس بٹگرام پایہ تکمیل کو پہنچائے گا جس کے بعد پل کے ڈیزائن کیلئے مورخہ 11 نومبر 2008 کو ٹینڈر جاری کئے گئے، ٹینڈر کیلئے کوئی Consultant حاضر نہیں ہوا پھر مورخہ 2 دسمبر 2008، 4 دسمبر 2008، 31 دسمبر 2008، 2 جنوری 2009، 6 جنوری 2009، 24 فروری 2009 اور 28 فروری 2009 کو ٹینڈرز دوبارہ طلب کئے گئے لیکن درجہ بالا تاریخوں پر بھی کوئی Consultant ٹینڈر کیلئے حاضر نہیں ہوا اور آخر کار 4 مارچ 2009 کو جو ٹینڈرز طلب کئے اس کیلئے Consultant حاضر ہوئے اور ان ٹینڈرز کو منظوری کیلئے ڈی سی ایس سی کے پاس بھیجا گیا جہاں سے مورخہ یکم جولائی 2009 کو ٹینڈرز منظور ہوئے جس کے بعد متعلقہ ادارے کو ڈیزائن بنانے کیلئے مورخہ 15 جولائی 2009 کو ورک آرڈر جاری کیا گیا جہاں سے مورخہ 2 جنوری 2010 کو ڈیزائن آرڈرز موصول ہوئے جس پر PC-I estimate بنا کر بذریعہ SE C&W Circle بٹگرام چٹھی نمبر 170/1-H مورخہ 9 جنوری 2010 کو چیف انجینئر پشاور کو بھیجا گیا۔ مورخہ 27 جنوری 2010 کو ڈی ڈی ڈبلیو پی میٹنگ میں سکیم کی لاگت 36.566 ملین روپے سے کم کر کے 29 ملین روپے کر کے سکیم کو منظور کر لیا گیا اور اسکے بعد سیکرٹری سی

اینڈ ڈبلیو کے دفتر سے بذریعہ چٹھی نمبر II SOR/v-39/w and s/05 /vol- مورخہ 17فروری 2010کو Administrative Approval جاری کی گئی۔ مذکورہ پل کے ٹینڈر کے اشتہار کیلئے ڈائریکٹر انفارمیشن پشاور کو بذریعہ چٹھی نمبر 362/IM مورخہ 18فروری 2010 کو کیا جنہوں نے اسے مختلف اخبارات میں مشتہر کیا۔ مورخہ 12مارچ 2010 کو ٹینڈرز طلب کئے گئے ہیں اور جب ٹینڈرز کھل جائیں گے تو انہیں منظوری کیلئے متعلقہ اتھارٹی کو بھیجا جائے گا، جہاں سے منظوری کے بعد کام شروع کرنے کیلئے ٹھیکیدار فرم کو ورک آرڈر جاری کر دیا جائے گا۔

<u>Mr. Speaker</u>: Any supplementary?

<u>جناب تاج محمد خان ترند</u>: جناب سپیکر، یہ میرا کوسچن اے ڈی پی 09-2008 کے بارے میں تھا اور یہ کوسچن میں نے کافی پہلے جمع کیا تھا لیکن اب اس کی ضرورت نہیں کیونکہ آج اس پل پر ٹینڈرز ہوئے اس لئے I am satisfied. Thank you۔

<u>جناب محمد تیمور خان</u>: جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر</u>: تیمور خان، تیمور خان کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ (تالیاں) جی، تیمور خان کا مائیک آن کریں۔

<u>جناب محمد تیمور خان</u>: مهربانی۔ سپیکر صاحب، دا جی 09-2008 کښے اے ډی پی کښے زما د ایریا د پاره هم د یو پل منظوری شوے وه، د هغے تپوس د منسټر صاحب نه کول غواړو چه هغے باندے به کار کله شروع کیږی او ټینډر میندر به ئے کله اوځی؟ مهربانی جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی که څه انفارمیشن د رسره وی، دے خو فریش کوئسچن خو څه ډیټا شته؟

<u>وزیر قانون</u>: زما خیال دے که فریش کوئسچن اوکړی او که د دوئ څه داسے دغه وو، دوئ ته مونږ Consensus سره یو پل ورکړے وو خو چه دوئ سره څنګه ډیټیلز نشته؟ بهرحال فریش کوئسچن د راوړی نو بیا به ورته دغه اوکړو۔

<u>جناب سپیکر</u>: دا ځوانان دی، آنریبل ممبرز، وروستو چیمبر کښے د دوئ دا مسئله حل کړه چه د ده په زړه څه دی۔

<u>وزیر قانون</u>: ټهیک شوه جی۔

Mr. Speaker: Thank you, ji. Taj Muhammad Tarand Sahib, again, Question No. 885.

* 885 _ جناب تاج محمد خان ترند: کیاوزیر ورکس اینڈ سروسز از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ 2009-10 کے اے ڈی پی میں چودہ کلو میٹر سڑک کی تعمیر کیلئے فنڈز رکھے گئے ہیں;

(ب) آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ چودہ کلو میٹر میں سے دو کلو میٹرز سڑک پی ایف 59 بٹگرام میں تعمیر کی جائے گی;

(ج) اگر (الف) و(ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ دو کلو میٹر سڑک پر اب تک کام کیوں شروع نہیں کیا گیا، اسکی موجودہ پوزیشن کیا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں، 2009-10 ADP میں سیریل نمبر 376/90449 میں چودہ کلو میٹر سڑک کی تعمیر کیلئے اس سال 100.00 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

(ب) جی ہاں، پی ایف 59 بٹگرام میں دو کلو میٹر روڈ تعمیر کی جائیگی جو متعلقہ ممبر صوبائی اسمبلی نے درج ذیل نام دیئے ہیں۔

(1) کنسٹرکشن آف روڈ KKH سے گاؤں ہوتل دیشان ایک کلو میٹر۔

(2) کنسٹرکشن آف روڈ KKH سے واسمہ نڑیالہ ایک کلو میٹر۔

(ج) مذکورہ سکیم پی ڈی ڈبلیو پی فورم نے مورخہ 23 فروری 2010 کو 115.00 ملین روپے کیلئے منظور کی ہے۔ اس میں ضلع بٹگرام کی دو کلو میٹر لمبائی کی مندرجہ بالا سڑکیں شامل ہیں، Formal Administrative Approval کے بعد ٹھیکیداروں سے ٹینڈرز طلب کئے جائیں گے اور ضروری کارروائی مکمل ہونے کی بعد کام جلد شروع کیا جائے گا۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

جناب تاج محمد خان ترند: جناب سپیکر، دا موجوده اے ډی پی 2009-10 کښے چوده کلومیټر د اووه حلقو د پاره منظور شوے وو چه هغے کښے دوه کلومیټره زما د حلقے د پاره هم وو۔ جناب سپیکر، زما د منسټر صاحب نه دا کوئسچن دے چه اوس خو تقریباً کال ختمیدو والا دے او دے باندے به کله پورے ټینډر لګی چه کار شروع شی؟ ولے چه کال ختمیدو باندے دے۔ شکریه۔

Mr. Speaker: Ji, honourable Law Minister, please.

وزیر قانون: دیکښے سر، دا مونږه دوئ ته لیکلی دی چه یره 23 فروری 2010 باندے پی ډی ډبلیو پی د دے منظوری ورکړے ده او اوس انشاءاللہ د دے Formal Administrative Approval هم راروان دے او ټینډرز چه کوم دی هغه طلب کول دی که اوګورئ Shortly, matter of days، انشاءاللہ۔

جناب سپیکر: تھینک یو، جی۔ محمد زمین خان صاحب، سوال نمبر 886۔

* 886 _ جناب محمد زمین خان: کیاوزیرورکس اینڈسروسزازراہ کرم ارشادفرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ پشاور میں اراکین صوبائی اسمبلی کی رہائش کیلئے ایم پی ایز ہاسٹل موجود ہے؛

(ب) آیایہ درست ہے کہ مذکورہ ہاسٹل کی سالانہ تزئین وآرائش، مرمت اور دیکھ بھال پر حکومت خطیر رقم خرچ کررہی ہے؛

(ج) آیایہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہاسٹل میں ایم پی ایز کوروزمرہ استعمال کیلئے ٹی وی، ریفریجریٹرز، کمبل، بیڈشیٹس، ہیٹرز، کرسیاں، صوفہ سیٹ، قالین، کراکری وغیرہ فراہم کی جاتی ہیں؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو سال 2005 سے یاحال مذکورہ اشیاء پر سالانہ کل کتنی لاگت آئی ہے، آئٹم وائز تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیراعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) جی ہاں۔

(د) آئٹم وائز تفصیل درج ذیل ہے:

Year 2005-06:

Civil Work	43,26,089
Electric Work	7,23,696
Furnishing work	22,69,937
Sui Gas Work	2,79,000
Repair of tubewell/ Genrator	2,95,860
Miscellaneous Item	6,00,671
Total	84,95,253

Year 2006-07: Civil Work 16,55,000

Year 2007-08:

Civil Work	2,94,16,100
Furnishing Work	29,89,900
Internal Road	4,53,000
Total	3,45,14,000

Year 2008-09:

Civil Work	1,20,86,424
Furnishing work	96,61,936
Electric Work	53,39,852
Sui Gas Work	3,35,731
Suply of two genrators 200KV	98,89,000
Total	3,73,00,000

Year 2009-10:

Extension Cable System	13,30,000
Miscellaneous items	52,87,000
Paper Blockers	13,77,000
Total	79,94,000

DETAIL OF ITEMS FOR MPA HOSTEL YEAR WISE

No	Name of item	2005-06	2006-07	2007-08	2008-09	2009-10
1	T V 21”	,	-	-	90-Nos	-
2	Fridge	.	-	-	20-Nos	-
3	Blanket	132-Nos	-	-	150-Nos	-
4	Towel	.	-	-	168-Nos	-
5	Bed sheet	178-Nos.	-	-	350-Nos	-
6	Bed foam	30-Nos.	-	-	112-Nos	-
7	Foam cover	150-Nos.	-	-	160-Nos	-
8	Pillow	32-Nos	-	-	250-Nos	-
9	Pillow cover	-	-	400	462-Nos	-
10	Heater(Renai)	-	-	-	13-Nos	-
11	200KV Generator	-	-	-	2-Nos	-
12	Single bed foams	-	-	40-Nos	-	-
13	Bed room chair	-	-	50-Nos	-	-
14	Center table set	-	-	10-Nos	-	-
15	Bed side table	-	-	9-Nos	-	-
16	Woolen carpet	5046Sft	-	8954-sft	-	-
17	Curtain cloth	3153Yards	-	1837 Yd	-	-
18	Lining cloth	-	-	656Yd	-	-

19	Telephone sets	25-Nos	-	160 Nos	-	-
20	Lawn Mover	-	-	1-No	-	-
21	Mug lota Balti	-	-	75-Nos	-	-
22	Dust bin	-	-	100-Nos	-	-
23	Steel Jug & glass	-	-	12-Nos	-	-
24	Glass water set.	-	-	30-Nos	-	-
25	Tea cups		-	20 Nos		
26	Steel Donga		-			
27	Tea spoon		-	30 Nos		
28	Service tray		-	40 Nos		
29	GeneratorBettery		-	1. No		
30	Afghan Rugs(9x6)		-	8-Nos		
31	Afghan Rugs(4x6)		-	54 Nos		
32	Electricwater cooler	2.Nos	-			3. Nos
33	Double Bed		-			1. No
34	Chairs		-			30 Nos
35	Tance Table		-			2 Nos
36	Office Table	5. Nos	-			2 Nos
37	Revolving chair		-			2.Nos
38	Steel spoon	16. Nos	-			
39	Window type AC 1½	5. Nos	-			
40	5.Seater sofa set	1. Nos	-			
41	T.V trolley	78. Nos	-			

حاجی قلندر خان لودھی: جی، یہ زمین خان کا کوسچن ہے اور یہ ہاسٹل کے متعلق ہے، جناب کروڑوں روپے اس میں رکھے ہوئے ہیں اور اس میں یہ ذرا میں چاہتا ہوں، مؤور ہے نہیں، تو یہ کمیٹی میں جانا چاہیئے اور یہ تو بڑا Important سا مسئلہ ہے تو اس میں پتہ نہیں چلتا۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ بسم اللہ کریں، اس میں کیا کمی ہے اور یہ تو ہم سے بھی تھوڑا Related ہے۔

حاجی قلندر خان لودھی: جی، اس میں یہ ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایم پی ایز سارے بیٹھے ہیں۔ جی بسم اللہ، قلندر خان لودھی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی: شکریہ۔ جناب سپیکر، اس میں آپ نے سوال دیکھا ہے، اس میں کروڑوں کا جواب دیا ہے، ٹھیک ہے اس میں سول ورک کا کام ہے یا بلڈنگ بنی ہے تو وہ علیحدہ ہے۔ اس کے بعد اس میں بہت زیادہ لکھا ہوا ہے کہ اتنے کمبل لائے گئے، اتنی اس میں شیٹیں لائی گئی ہیں اور میں ڈھائی مہینے میں Practically یہ کہتا ہوں کہ مجھے ایک دفعہ بیڈ شیٹ بہت زیادہ مانگنے پر ملی ہے، ڈھائی مہینے میں ایک، وہ تبدیل کرنے والی، یہ میں نے اس کے بعد ایک نئی خریدی ہے۔ میں آپ کے علم میں یہ بات لانا

چاہتا ہوں اور آپ کی وساطت سے گورنمنٹ کی توجہ بھی چاہونگا کہ پچھلے سیشن میں جب ہم ہاسٹل میں رہ رہے تھے تو ہمارے سارے کمرے Carpeted تھے، اس میں کارپٹ تھی، صوفہ سیٹ تھا، سب سیٹ تھا اور جب یہ دوسرا آیا 2008 کا الیکشن ہوا تو اس میں ہمارے ہاسٹل میں وہ ماربل ٹائیلز لگ گئی ہیں۔ میں یہ پوچھتا ہوں کہ وہ اتنی قیمتی کروڑوں اور لاکھوں روپے کی کارپٹ تھی، وہ صوفے تھے تو وہ کدھر گئے، کوئی اس کا Stock taking ہے؟ میں نے Care Taker سے پوچھا ہے، اس کے بعد سیکیورٹی کے پاس آیا اور ان سے پوچھا تو ان کے رجسٹر میں کوئی ریکارڈ نہیں ہے کہ ہاسٹل میں کیا چیز آتی ہے اور کیا چیز جارہی ہے؟ اس کا کوئی والی وارث ہی نہیں ہے جناب سپیکر، آپ آئے ہیں یہ ہماری اسمبلی تھی اور اس کی بلڈنگ تو وہی ہے، بلڈنگ بنی ہوئی تھی لیکن اس میں اب جو مزہ آتا ہے، آپ نے اس برآمدے کو بند کیا تو ہمارے بیٹھنے کی کتنی جگہ بن گئی اور بہت ساری چیزیں اور وہ پیسے نظر آتے ہیں۔ خوشی ہوتی ہے کہ ہمیں ایک Facility مل گئی، ہاسٹل میں ہمارے کروڑوں کے خرچے ہیں، اس ہاسٹل میں ہمیں Facility کیا ہورہی ہے، ہماری کوئی چیز خراب ہو جائے، ہمارا اگر ایک دستہ خراب ہو جائے تو وہ مہینے لگ جاتے ہیں اور وہ تبدیل نہیں ہوتا، کوئی باتھ روم کا مسئلہ آجاتا ہے، اس میں ہمارا مسئلہ ہے، تو اتنے کروڑوں روپے یہاں رکھے ہوئے ہیں، میں تو یہ چاہونگا کہ یہ کمیٹی کے پاس جائے اور اس سے آگے مؤور بھی ہیں اور اگر آپ اجازت دیں تو، میں اس پر پوری تیاری کرکے، اس کو کمیٹی کے حوالہ کریں، اس کو Thrash out کرنا چاہیئے۔ یہاں ہمارے سینیئرز، ہم جو ایم ایز ہیں تو اس کا ذمہ دار کون ہوگا اور اگر ہم ایک چیز کو کنٹرول نہیں کر سکتے، ہم اپنی ناک کے نیچے ایک چیز کو نہیں چیک کر سکتے تو باقی ہم کیا کریں گے، دوسرا ہم کسی کو کیا Defend کریں گے؟

<u>جناب وجیہہ الزمان خان</u>: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی، وجیہہ الزمان صاحب۔

<u>جناب وجیہہ الزمان خان</u>: شکریہ، جناب سپیکر۔۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: ایک منٹ ذرا، یہ ہمارا ایک Delegation پروفیسر عطاء اللہ جان، چیف پراکٹر، ایڈورڈز کالج Alongwith his students ہاؤس میں آئے ہیں، میں تمام ہاؤس کی طرف سے ان کو خوش آمدید کہتا ہوں۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: جی، وجیہہ الزمان صاحب۔

جناب وجیہہ الزمان خان: سر، لودھی صاحب نے بڑی اچھی بات کی، اس میں ایک گزارش اور کرنا چاہتا ہوں، جیسا کہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ دن بدن پانی کی کمی ہوتی جا رہی ہے اور ہمارے ایم پی ایز ہاسٹل کے اکثر واش رومز میں Washers leak ہوتے ہیں جس کی وجہ سے ساری رات پانی چلتا ہے اور اکثر رات کو اگر آپ کو واش روم جانا پڑے تو پانی نہیں ہوتا، صبح موٹر چلتی ہے تو پانی آتا ہے، ایک فضول پانی کا ضیاع ہے اور پھر بجلی کا خرچہ جو موٹر سے Suction ہوتی ہے تو یہ Kindly اگر Maintenance کی طرف توجہ دی جائے، Maintenance ٹھیک نہیں ہو رہی اور یہ گزارش کرنا چاہونگا جناب سپیکر، یہ سیکرٹریٹ کے سامنے ایک کار پارک ہے جس کے ساتھ دو بینک اور پولیس لائن بھی ہے، سر ویسے بھی ہمارے پاس کار پارکنگ کا بہت پرابلم ہے اور گاڑی کھڑی کرنے کی جگہ نہیں ہے اور وہ ایک کافی کھلا کار پارک ہے جسمیں کوئی نہ ایم پی اے جا سکتا ہے، نہ اس میں کوئی اور جا سکتا ہے تو ایک پارکنگ ویسے بھی نہیں ہے اور جو لوگ اندر بینک والے ہیں، نہ وہ اپنی گاڑیاں پارک کر سکتے ہیں تو پریشانی ہے، تو میرا مقصد ہے کہ یہاں اگر کوئی ایسا مسئلہ ہو تو اس کو بند کر دینا مسئلے کا حل نہیں ہے اور اگر پشاور میں Security risk ہے، کوئی ایسے معاملات ہیں تو یہ کہہ دینا کہ سارے پشاور کو چھوڑیں اور اس کی چار دیواری لگا دیں تو یہ بات مناسب نہیں ہے، وہاں مناسب سیکیورٹی کا انتظام کیا جائے اور مہربانی کر کے اس کار پارکنگ کو کھولا جائے۔ بہت مہربانی سر۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی، ظاہر شاہ خان۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: شکریہ۔ سپیکر صاحب، زما خو دا، سر میری ریکویسٹ یہی ہے کہ ایم پی ایز ہاسٹل کے جو ملازمین ہیں تو وہ میرے خیال میں سی اینڈ ڈبلیو کے ساتھ ہیں، چونکہ یہ ایم پی ایز ہاسٹل ہے اور یہ ڈائریکٹ آپ کی اسمبلی کے پاس ہونا چاہیئے، اس کا اختیار آپ کے پاس ہونا چاہیئے تو یہ ملازمین جتنے ہیں تو وہ آپ کے Under آنے چاہیئے۔ دوسری بات یہ ہے کہ وہاں پر ایم پی ایز ہاسٹل میں چوہے بہت زیادہ ہیں اور بہت بڑے بڑے چوہے ہیں (قہقہہ) سر، وہ چوہے بہت بڑے ہیں اور وہ ہمارے قابو میں نہیں آتے تو اس کیلئے کوئی خصوصی بندوبست کیا جائے کیونکہ اس نے ہمیں بہت پریشان کر رکھا ہے اور ہر کمرے میں ہوتے ہیں۔

جناب وجیہ الزمان خان: جناب سپیکر، ایک گزارش۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شاہ حسین صاحب! دا سے کوؤ چہ د ھاسٹل متعلق خبرہ دہ، دا بہ کمیٹئ تہ اولیږو، بس تاسو بیا ھلتہ ټول پرے خپلو کښے دغہ اوکړئ۔

جناب شاہ حسین خان: سپیکر صاحب! دیکښے د یو ډبل روم خبرہ دہ سپیکر صاحب، یو پکښے د ډبل روم خبرہ دہ چہ دا ډبل روم چا تہ ملاؤ دے ؟

جناب سپیکر: تاسو کښے څوک وی آئی پی بہ وی کنہ۔ Is it the desire of the House that Question asked by the honourable Member may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Committee.

مفتی سید جانان صاحب! سوالونہ مو پړھاؤ کړل جی ؟

مفتی سید جانان: او جی۔

جناب سپیکر: جی بسم اللہ، سوال نمبر اووایہ ؟

مفتی سید جانان: سوال نمبر دے جی 797۔

جناب سپیکر: جی۔

* 797 _ مفتی سید جانان: کیاوزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرئیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ دیگر اضلاع کی طرح ضلع ہنگو کے ہسپتالوں میں باولے کتوں، کالے یرقان بی وسی کیلئے ویکسین موجود ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع ہنگو کے ہسپتالوں کو غریب عوام کے علاج کیلئے مفت ادویات فراہم کی جاتی ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) 2008/09 کے دوران مذکورہ بالا بیماریوں کے ویکسین سے ضلع ہنگو میں جن لوگوں کا علاج ہوا ہے، ان کی مکمل تفصیل بمعہ نام و پتے فراہم کی جائے؛

(ii) ضلع ہنگو کے ہسپتالوں کو 2008/09 کے دوران کتنی ادویات فراہم کی گئی ہیں اور وہ ادویات جن لوگوں کو فراہم کی گئی ہیں، ان کے نام، پتہ اور مکمل تفصیل بتائی جائے، نیز تحصیل کو سالانہ دی گئیں ادویات کی تفصیل اور ان سے مستفید ہونے والے افراد کی مکمل تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں، ویکسین موجود ہے لیکن ہیپاٹائٹس بی اور سی کے علاج کیلئے کوئی ویکسین دستیاب نہیں ہے۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) تفصیل درج ذیل ہے:

مرکز صحت ہنگو:

نام مرکز	مختص شدہ رقم
ہسپتال ہنگو	3200000
ابرہیم زئی	116923
شاہو خیل	116923
دربند	116923
توع سرائے	116923
کاہی	116923
محمد خواجہ	116923
بلیامینہ	116923
ہنگو	198998

مرکز صحت ٹل:

نام مرکز	مختص شدہ رقم
ہسپتال ٹل	1558421
زریاب	1053096
دلن	116923

منجی خیل	116923
درسمند	116923
شناوڑیی	116923
سہ روزئی	116923
کربوغہ	116923

اینٹیریبک ویکسین سے مندرجہ ذیل مریضوں کا علاج کیا گیا ہے:

سیریل نمبر	نام	ولدیت	پتہ
1	عبدالرؤف	رحیم گل	بازؤکوٹ ٹل
2	بی بی روضہ	مال دین	کیمپ ٹل
3	مہرال	طوطاخان	ٹل
4	ذاکرہ	عارف	ٹل
5	فوزیہ		پٹ بازار
6	ترین		ٹل
7	بصیرت علی		پاسکلے
8	ثناءاللہ		ٹل
9	ارسیم اللہ		خٹک بانڈہ
10	اورنگزیب خان		اورکزئی ایجنسی
11	ناصر		مسلم آباد ہنگو
12	نصیر خان		بہادر بانڈہ
13	ساگل بی بی		محساری کیمپ
14	گل داد خان		کٹہ کانڑے کیمپ
15	عائشہ		کوٹکی
16	رفیع اللہ		بلیامینہ

17	سمعیه		غریبو کلے
18	سمیع اللہ		شاہو دام
19	حسین شاکر		کوٹکی ہنگو
20	فضل الرحمن		توغ سرائے
21	ناصر علی		بابر میله
22	زین اللہ		لختی بانڈہ

Mr. Speaker: Any supplementary?

مفتی سید جانان: جی دیکښے سپلیمنټری دا دے ، دیکښے ما جز (ب) کښے لیکلی دی کنه که اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو 2008 اور 2009 کے دوران مذکورہ بالا بیماریوں کے ویکسین سے ہنگو میں جن لوگوں کا علاج ہوا ہے تو ان کی تفصیل بمعہ نام و پتہ فراہم کی جائے؟ دا جی لاندے په دے دو نمبر کښے جی-----

جناب شاہ حسین خان: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: دا شاہ حسین تاسو خبرے ته نه پریږدی جی، ستاسو د پارټئ سړے دے خو بس هلته تلے دے او ټول ماحول ئے درته مفتی صاحب، جی۔

مفتی سید جانان: زه جی دا وایم کنه چه دلته کښے دا اکتیس لاکھ روپئ ټل هسپتال ته ورکړے شوے دی، مختلف تحصیل ته او دے باندے جی چه د کومو کسانو علاج شوے دے نو هغه نهه کسان دی جی، نهه کسان دی او دے نهه کسانو باندے دا اکتیس لاکھ روپئ څنګه اولګیدلے ؟ زما دا ضمنی کوئسچن دے جی-----

جناب سپیکر: جی، آنریبل لاء منسٹر صاحب! آپ دینگے ؟

مفتی سید جانان: زه جی دا وایم، منسٹر صاحب به ما ته جواب راکړی خو جی، دا که تاسو کمیټئ ته واستوئ هلته به ئے پته اولګی چه دا کوم ځائے کښے شوے دی او دا څه قصه شوے ده جی؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب، آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): جی دا سے دہ، دا دوئ چہ څہ دغہ کوی نو زما خیال دے چہ مفتی صاحب غلط شو۔ دا چہ کوم د صحت مرکز دے، د هغه ځایونو نومونه دی جی، دا د سرو نومونه نه دی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا کوم نمبر سوال دے ؟

مفتی سید جانان: 797 نمبر دے جی، هغه مخکښے اوګوره، مخکښے 797 نمبر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: 797 نمبر دے کنه جی؟

مفتی سید جانان: جی جی، او جی۔

وزیر قانون: 797 دغه دے کنه جی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دغه د هسپتالونو نومونه چہ دی۔۔۔۔۔

وزیر قانون: جی جی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: د بائیس تنانو نومونه په دے دویم Page باندے دی، تاسو دا بنایئ جی؟

مفتی سید جانان: او هم دغه دی جی۔

جناب سپیکر: دا کوم یو ویکسین دی جی؟

وزیر قانون: دا سر هم هغه، دا چہ کوم دی، دا دغه وائی دے تہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: هیپاٹائٹس والا دی؟

وزیر قانون: نه نه، دا Different دی جی۔ آیا یہ درست ہے کہ دیگر اضلاع کی طرح ضلع ہنگو کے ہسپتالوں میں باولے کتوں، کالے یرقان بی اور سی کیلئے ویکسین، نو دا درے ټائپ ویکسین دی، دا چہ کوم نومونه ئے ورکړی دی نو دا د سرو نومونه نه دی، دا دغه دی او دا بنیادی د بی ایچ یوز، آر ایچ سیز د پاره مختص شده رقم دے جی، بل دا ده دیکښے۔۔۔۔۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب۔

وزیر قانون: مفتی صاحب! زه ګزارش کوم یو منټ جی۔ دا سے ده سر، دے د پاره دے وخت کښے صوبائی حکومت چہ کوم دے نو هغه تقریباً Three hundred

and sixty million روپئ، چھتیس کروړ روپئ مونږ دے د پاره مختص کړے دی د هیپاټائټس د پاره Overall او فیډرل گورنمنټ چه کوم دے Hopefully هغوی په تیره کښے تقریباً زما خیال دے ، دا تیره بلین روپئ چه کوم دی، هغه دے ځل Allocate کوی نو دا مسئلے شته د هیپاټائټیس او دا ویکسینیشن هر ځائے کښے میسر نه دی، ډیرے گرانے دی خو بهرحال حکومت لگیا دے او دے ځل له خو په دے راتلونکے دغه کښے دا چهتیس کروړ روپئ صوبائی دی او انشاءالله دیارلس اربه چه کوم دی نو دا د مرکزی حکومت د اړخ نه به انشاء الله راځی نو دا وړے وړے مسئلے دی دا به اوشی، دا مشکلات ډیر دی خو بهرحال لکه Funds allocation هم پرابلم وی خو دا به انشاء الله ټهیک اړخ ته راولو۔

جناب سپیکر: جی نور سحر بی بی۔

مفتی سید جانان: زه جی د ریکارډ د صحیح کولو د پاره یوه خبره کومه۔ منسټر صاحب چه څه وائی کنه نو زه دا وایم چه دا خبره نه ده، دویم نمبر کښے ئے لیکلی دی: "ضلع ہنگو کے ہسپتالوں کو 2008"، منسټر صاحب! دا لږ ته اوگوره "2009 کے دوران کتنی ادویات فراہم کی گئی ہیں اور وہ ادویات جن لوگوں کو فراہم کی گئی ہیں، ان کے نام، پتہ اور مکمل تفصیل بتائی جائے، نیز تحصیل ٹل کو سالانہ دی گئیں ادویات کی تفصیل اور ان سے مستفید ہونے والے افراد کی تفصیل بھی فراہم کیا جائے؟"، زه جی دا وایم، بتیس لاکھ روپئ نه زیاتے دی خو دا اکتیس لاکھ روپئ ما ټوټل راوستو، زه دا وایم چه د اکتیس لاکھ روپو که ویکسین وی او که څه شے لگیدلے وی خو دا جی په نهه کسانو باندے څنگه اکتیس لاکھ روپئ اولگیدے ؟ زه دا خبره کوم چه دا د ویکسینو نومونه نه دی جی، دا خو د سړو نومونه دی او دیکښے ئے لیکلی دی، عبدالروف ولد رحیم گل، بازو کوټ ټل، نو دا ویکسین دی او که سړی دی جی ؟

(قہقہے، تالیاں)

Law Minister: I don’t have it; I don’t have it.

جناب سپیکر: جی نورسحر بی بی! ستا څه سوال دے ؟

محترمہ نور سحر: زما د هیپاټائټس ویکسینو متعلق سوال دے۔ سر، میرا یہ کوئسچن ہے کہ یہ ہیپاٹائٹس والا مسئلہ چونکہ بونیر اور سوات کا تھا تو یہ میں نے یہاں پر فلور پر اٹھایا ہوا تھا، پھر میں سیکرٹری

صاحب کے پاس بھی گئی تھی اور منسٹر صاحب کے نوٹس میں بھی یہ لائی تھی تو وہاں پر ڈاکٹر اعظم صاحب نے دو سو سولہ Treatment اور ویکسین Arrange کیے ہیں جس کا ایک لیٹر مجھے دو تین دفعہ آیا اور ای ڈی او بونیر کو گیا ہے، ای ڈی او سوات کو گیا ہے اور تین، تین دفعہ ان کو لیٹرز گئے ہوئے ہیں اور ابھی تک انہوں نے ویکسین اٹھائے نہیں ہیں تو برائے کرم میں سیکرٹری صاحب سے اگر یہاں پر موجود ہیں تو ان سے ریکویسٹ کریں کہ وہ ان کو وارننگ دیں، کوئی ڈیڈ لائن دے دیں کہ اس وقت تک یہ ویکسین وصول کر لیں تاکہ جو مریض ہیں تو ان کو سپلائی ہو جائے، اس ویکسین کے آنے کا کیا فائدہ جب مریضوں تک نہیں پہنچتے؟

جناب سپیکر: ٹھیک ہے بی بی! فریش کو سچن آپ لائیں، ویسے سیکرٹری صاحب اگر سن رہے ہوں تو اس بی بی صاحبہ کی تسلی کروا دیں، جو بھی یہ کہہ رہی ہیں۔ جی مفتی صاحب! ستاسو تسلی-----

مفتی سید جانان: زہ جی تاسو تہ ئے پریږدم، تاسو تہ جی د رپاتے دے او انصاف----

جناب سپیکر: آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

مفتی سید جانان: زہ جی دا وایم کنہ، زہ جی دا گزارش کوم چہ دا ډیرے پیسے دی-----

وزیر قانون: دا جی، دا سے دہ-----

جناب سپیکر: او دریږہ تاسو واورئ کنہ جی، لاء منسٹر صاحب واورئ جی۔

وزیر قانون: دا سے دہ جی، دا چہ کوم یو لسټ ورسرہ لګیدلے دے، دا صرف د اینټی بایوټک ویکسین دے او دا صرف د یو علاقے دی۔ دا سے چہ کوم څنګہ د اکتیس لاکھ روپو شومرہ Patients تہ ویکسینیشن شوے دے، هغه مونږه Provide کولے شو خو لکه لږ Efforts به کول غواړی ځکه هسپتال ته خلق راځی، د ورځے په سوؤنو خلق راروان وی او بی ایچ یوز کښے Dozen every day راځی نو دا ټول Record maintain کول هم اسانے خبرے نه دی خو بهرحال Hopefully we will satisfy him، مونږ به دوئ کښینوؤ د ځان سره او دوئ چه څه وائی-----

جناب سپیکر: مفتی صاحب او سره د سیکرټری هیلته تاسو کښینئ جی او د مفتی صاحب سره پوره Satisfaction اوکړئ۔ جی، مفتی سید جانان صاحب دویم سوال څه دے جی؟

مفتی سید جانان: دویم سوال مو 798 دے جی۔

جناب سپیکر: جی۔

* 798 _ مفتی سید جانان: کیاوزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ ضلع ہنگو کی تحصیل ٹل میں ہسپتال موجود ہیں؛

(ب) آیایہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہسپتالوں کی مرمت کیلئے فنڈز مہیا کئے گئے ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) تحصیل ٹل میں کل کتنے ہسپتال موجود ہیں؛

(ii) مذکورہ ہسپتالوں میں مردانہ اور زنانہ ڈاکٹروں کی تعداد کتنی ہے اور وہ کہاں پر ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں؛

(iii) مرمتی فنڈ کی منظوری گزشتہ اور موجودہ دور حکومت میں کب دی گئی اور وہ کن ہسپتالوں میں کہاں کہاں خرچ کی گئی، تفصیل فراہم کی جائے؟

سید ظاہر علی (وزیر صحت) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) سول ہسپتال ٹل کو کیٹگری ڈی میں تبدیلی کیلئے سال 2008/09 میں 30.456 ملین رقم مہیا کی گئی تھی جبکہ مرمت ضلعی حکومت کا کام ہے۔

(ج) (i) تحصیل ٹل میں ایک سول ہسپتال، ایک آر ایچ سی، سات بی ایچ یوز، دو سب ہیلتھ سنٹر اور دو ڈسپنسریاں موجود ہیں۔

(ii) سوال ہسپتال میں ڈاکٹروں کی تعداد پانچ، آر ایچ سی میں ڈاکٹروں کی تعداد چار، بی ایچ یوز میں ڈاکٹروں کی تعداد چھ جبکہ سب ہیلتھ سنٹر اور ڈسپنسریوں میں ڈاکٹروں کی آسامیاں نہیں ہیں۔ اسکے علاوہ سول ہسپتال میں ڈاکٹروں کی ایک، آر ایچ سی میں دو جبکہ بی ایچ یو میں ڈاکٹروں کی پانچ آسامیاں خالی ہیں۔ اسکے علاوہ آر ایچ سی زرباب میں ایک لیڈی ڈاکٹر کام کر رہی ہے۔

(iii) مرمت ضلعی حکومت کا کام ہے۔

مفتی سید جانان: د سوال اخر کښے جی ما لیکلی دی، مرمتی فنڈ کی منظوری گزشتہ-----

جناب سپیکر: دیکښے، دیکښے-----

مفتی سید جانان: ضمنی دے جی، هم دغه یو ضمنی سوال دے-----

جناب سپیکر: جی جی۔

مفتی سید جانان: "مرمتی فنڈ کی منظوری گزشتہ اور موجودہ دور حکومت میں کب دی گئی اور وہ کن ہسپتالوں میں کہاں کہاں خرچ کی گئی، تفصیل فراہم کی جائے؟"، جی دوئ ما ته جواب کښے لیکلی دی: "مرمت ضلعی حکومت کا کام ہے"۔

Mr. Speaker: Honourable Minister for Law.

وزیر قانون: Maintenance خو جی، Maintenance and Repairs چه کوم دی نو دا د لوکل گورنمنټ د قانون لاندے د ډسټرکټ گورنمنټ کار دے او دا به هغوی کوی، دے سره د صوبائی حکومت کار نشته او هر ډسټرکټ گورنمنټ د ورله خپل دغه مقرر کړی، خپل فنډز د ورله ورکوی جی۔

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

628 _ محترمہ نرگس ثمین: آیا وزیر برائے اوقاف از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ اوقاف نے مورخہ 21.03.2009 کو اوقاف پلازہ ڈبگری کی الاٹمنٹ کی ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ الاٹمنٹ بغیر مشتہر کئے منظور نظر افراد کو کی گئی ہے؛

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(1) مذکورہ الاٹمنٹ کیلئے کیا طریقہ کار اختیار کیا گیا، تفصیل فراہم کی جائے نیز عام بولی نہ کرنے کی بھی وجوہات بتائی جائیں؛

(2) مذکورہ الاٹمنٹ کیلئے کن افسران کو ذمہ داری سونپی گئی تھی، تفصیل فراہم کی جائے؛

(3) کیا مذکورہ الاٹمنٹ کے فوراً بعد چھٹیوں کا سہارا لے کر الاٹ شدہ جگہ کی مسماری کی گئی، نیز کیا مذکورہ افسران کو مذکورہ جگہ سرکاری پگڑی کا اختیار حاصل تھا، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب نمروز خان (وزیر برائے اوقاف): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) یہ درست نہیں ہے، چیف ایڈمنسٹریٹر اوقاف کے پاس صوبہ سرحد کی وقف جائیداد کے آرڈر تنسیخ مجریہ 1979 کی شق 15 کے تحت یہ اختیار ہے کہ وہ اوقاف کے بہتر مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے کوئی جگہ جسکا پہلے ہی نوٹیفیکیشن ہو چکا ہو، الاٹ بھی کر سکتا ہے اور کسی اجارہ کو منسوخ بھی کر سکتا ہے۔ یہ اختیار انکو مغربی پاکستان وقف جائیداد (انتظام و انصرام) کے رولز 1960 شق نمبر 5 اور 7 کے تحت بھی حاصل ہے۔

(ج) اسکا جواب جز (ب) میں آ چکا ہے تاہم یہ کیس عدالت میں زیر التواء ہے، لہذا اس کو زیر بحث لانا توہین عدالت کے زمرے میں آئے گا، عدالت کا فیصلہ آنے پر مزید کارروائی عمل میں لائی جا سکتی ہے۔

661 _ احمد خان بہادر: کیاوزیر برائے اوقاف از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ صوبے میں مدرسوں کو گرانٹ فراہم کرتا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو 2002 سے تا حال پی ایف 24 مردان میں کن مدرسوں کو کتنی گرانٹ کس مقصد کیلئے فراہم کی گئی؟

جناب نمروز خان (وزیر برائے اوقاف): (الف) جی ہاں، محکمہ اوقاف صوبائی حکومت کی طرف سے فراہم کردہ گرانٹ کو مدارس میں تقسیم کرتا ہے۔

(ب) صوبہ سرحد کے مختلف اضلاع کے دینی مدارس کو امداد دی جاتی ہے جس میں حلقہ پی ایف 24 مردان بھی شامل ہے۔ 2002 سے تا حال مردان کے مختلف دینی مدارس کو مبلغ -/8,55,000 امداد مہیا کی گئی ہے جس کی تفصیل فراہم کی گئی۔

757 _ محترمہ نرگس ثمین: کیاوزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے سال 09-2008 میں پانچ سو بستروں پر مشتمل بے نظیر ہسپتال کا منصوبہ شامل ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال کیلئے پچھتر کروڑ روپے کا تخمینہ لگایا گیا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ منصوبے پر اب تک کتنی رقم خرچ کی گئی ہے اور یہ کب تک مکمل ہو گا، پیش رفت کی تفصیل فراہم کی جائے؟

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) مذکورہ منصوبہ پر ابھی کام شروع نہیں ہوا کیونکہ اس منصوبے کیلئے منتخب شدہ زمین پر مقدمہ پشاور ہائی کورٹ میں زیر سماعت ہے، جیسے ہی عدالت کا فیصلہ آئے گا تو منصوبے کا پی سی ون تیار کیا جائے گا اور مجاز ادارے سے منظوری کے بعد کام شروع کیا جائے گا۔

762 _ سردار اورنگ زیب نلوٹھا: کیاوزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ آر ایچ سی حویلیاں کو کیٹگری ڈی ہسپتال کا درجہ دیا گیا ہے؛

(ب) آیا یہ درست کہ مذکورہ ہسپتال میں کروڑوں روپے کی لاگت سے دو منزلہ عمارت تعمیر کی گئی ہے؛

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ عمارت کب تک محکمہ صحت کے حوالے کی جائے گی تاکہ لوگ اس سے مستفید ہو سکیں۔

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں، مذکورہ سکیم سال 05-2004 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں 48.408 ملین روپے پر منظور ہوئی تھی اور سال 09-2008 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں اسکی Revision 55.357 ملین روپے کی لاگت پر منظور ہوئی۔ مزید براں مذکورہ سکیم پر 30 جون 2009 تک 40.244 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں جبکہ رواں مالی سال میں محکمہ صحت نے محکمہ سی اینڈ ڈبلیو کو بقایا فنڈ 15.133 ملین روپے سکیم کی تکمیل کیلئے دیئے ہیں۔

(ج) بلڈنگ ابھی تکمیل کے آخری مراحل میں ہے مکمل ہونے پر محکمہ سی اینڈ ڈبلیو مذکورہ بلڈنگ کو محکمہ صحت کے حوالے کر دیگا۔

764 _ سردار اورنگزیب نلوٹھا: کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع ایبٹ آباد میں ہسپتال، رورل ہیلتھ سنٹر اور بی ایچ یوز موجود ہیں؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ 2005 میں پیرا میڈیکل سٹاف صوبہ سرحد کیلئے سروس سٹرکچر منظور ہوا ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ پیرا میڈیکل سٹاف کے گریڈ سولہ کے ملازمین گزشتہ انیس سالوں سے اسی گریڈ میں کام کر رہے ہیں؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) ضلع ایبٹ آباد کے مذکورہ آر ایچ سیز اور بی ایچ یوز میں کل کتنے ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں؛

(ii) پی ایف 47 ایبٹ آباد کے آر ایچ سیز اور بی ایچ یوز میں کل کتنے ڈاکٹر کام کر رہے ہیں؛

(iii) مذکورہ بالا مراکز صحت میں گریڈ ایک تا انیس کتنا سٹاف موجود ہے اور ان میں ضلع ایبٹ آباد کے کتنے لوگ ہیں، نیز دیگر اضلاع کے سٹاف کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؛

(iv)پی ایف 47 میں کہاں کہاں سول ڈسپنسریاں موجود ہیں اور کن میں چار دیواری، لیٹرین اور بجلی کی سہولیات موجود ہیں؛

(v) پیرامیڈیکل سٹاف کے گریڈ سولہ کے ملازمین کو اگلے گریڈ میں کب تک ترقی دی جائے گی، تفصیل فراہم کی جائے؟

سید ظاہر علی شاہ(وزیر صحت): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) جی ہاں۔

(د) (i) اس وقت ایبٹ آباد کے بی ایچ یوز /آر ایچ سیز میں کل اٹھائیس ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں۔

(ii) پی ایف 47 کے بی ایچ یوز / آر ایچ سیز میں کل چھ ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں۔

(iii) تمام سٹاف کی تعداد 885 ہے جس میں 820 کا تعلق ضلع ایبٹ آباد سے اور 65 کا تعلق دوسرے اضلاع سے ہے۔

(iv)پی ایف 47 میں پانچ ڈسپنسریاں ہیں جو کہ چھرٹ، چندو میرا، حاجیہ گلی، حویلیاں اور کیالہ پائیں میں ہیں، بجلی کی سہولت موجود ہے جبکہ چار دیواری اور لیٹرین کی سہولیات نہیں ہیں۔

(v) ڈیپارٹمنٹل پروموشن کمیٹی نے 13 چیف کلنیکل ٹیکنیشن (BPS-16) کو کلنیکل ٹیکنالوجسٹ (BPS-17) میں ترقی کی سفارش کی ہے جن کے حکم نامے جلد جاری کئے جائینگے۔

781 _ جناب فضل اللہ: کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ایل آر ایچ اور کے ٹی ایچ میں صفائی کیلئے عملہ موجود ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ عملے پر حکومت کو ماہانہ کافی اخراجات کرنے پڑتے ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مختلف گریڈ کے کتنے لوگ ان ہسپتالوں کی صفائی پر مامور ہیں، نیز ان پر ماہانہ کتنا خرچہ آتا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

سید ظاہر علی شاہ(وزیر صحت): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) لیڈی ریڈنگ ہسپتال اور خیبر ہسپتال میں صفائی پر مامور مختلف گریڈ کے ملازمین اور انکی ماہانہ تنخواہ کی تفصیل درج ذیل ہے:

لیڈی ریڈنگ ہسپتال

نمبر شمار	آسامی	گریڈ	تعداد	ماہانہ تنخواہ
1	خاکروب	1	204	1,834613
2	سنیٹری انسپکٹر	9	1	13,444
کل			205	1848,057

خیبر ٹیچنگ ہسپتال

نمبر شمار	آسامی	گریڈ	تعداد	ماہانہ تنخواہ
1	خاکروب	1	169	842333

793 _ محترمہ یاسمین نازلی جسیم: کیاوزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال صوابی کی دیکھ بھال اور مرمت کیلئے بجٹ مختص کیاجاتاہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ سال 2002 سے تاحال مذکورہ ہسپتال کو مذکورہ مد میں کوئی فنڈ نہیں دیا گیا؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت مذکورہ ہسپتال کی دیکھ بھال اور مرمت کیلئے فنڈز دینے کاارادہ رکھتی ہے؟

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): (الف) ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال صوابی کی دیکھ بھال اور مرمت کیلئے ضلعی حکومت فنڈ مہیا کرتی ہے۔

(ب) سال 09-2008 میں ضلعی حکومت نے تین لاکھ روپے مختص کئے تھے جو کہ محکمہ ورکس اینڈ سروسز ڈیپارٹمنٹ نے مرمت پر خرچ کئے ہیں۔

(ج) اس ضمن میں ہسپتال انتظامیہ ضلعی حکومت سے کئی بار رجوع کرچکی ہے۔

799 _ سید قلب حسن: کیاوزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی ایف 38 کوہاٹ میں بنیادی مراکز صحت اور رورل ہیلتھ سنٹرز کی دوبارہ تعمیر اور بحالی کیلئے ٹینڈرز ہوچکے ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے ابھی تک کام شروع نہیں ہوا؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو کام شروع نہ ہونے کی وجوہات بتائی جائیں، نیز حکومت مذکورہ کام کب تک شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

<u>سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت):</u> (الف) جی ہاں۔

(ب) جی نہیں، کیونکہ پچھتر فیصد فنڈ آچکا ہے اور اس وقت بی ایچ یو شہر کوٹ، بی ایچ یو میرائی، بی ایچ یو کچائی اور آر ایچ سی استرزئی میں کام شروع ہے۔

(ج) مذکورہ کام پہلے ہی شروع کیا جا چکا ہے۔

اراکین کی رخصت

<u>جناب سپیکر:</u> چند معزز اراکین نے رخصت کی درخواستیں ارسال کی ہیں جن میں حافظ اختر علی صاحب 12 مارچ 2010 کیلئے؛ جناب نصیر محمد خان صاحب 12 مارچ 2010 کیلئے؛ سردار اورنگزیب خان نلوٹھا صاحب 12 مارچ 2010 کیلئے؛ محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی 12 مارچ 2010 کیلئے؛ محترمہ مسرت شفیع ایڈوکیٹ 12 مارچ 2010 کیلئے؛ جناب کشور کمار صاحب 12 مارچ تا 17 مارچ 2010؛ جناب احمد خان بہادر صاحب 12 مارچ 2010 کیلئے؛ مسماۃ یاسمین پیر محمد خان ایم پی اے 12 مارچ 2010 کیلئے۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: Leave is granted.

<u>بیگم شازیہ اورنگزیب خان:</u> پوائنٹ آف آرڈر جناب سپیکر، پوائنٹ آف آرڈر۔

<u>جناب سپیکر:</u> اودریږه جی، یو منټ، یو منټ، دا یو دوه دغه چه اوکړم نو تاسو۔۔۔

<u>جناب عطیف الرحمان:</u> جناب سپیکر صاحب، یو ډیره ضروری خبره کوم۔

<u>جناب سپیکر:</u> هم دے ضروری خبرو له ټائم درکوم۔

<u>بیگم شازیہ اورنگزیب خان:</u> جناب سپیکر، دا ډیره ضروری دغه ده که تاسو مونږ ته ټائم راکړو نو دا یو ډیره سیریس ایشو ده۔

<u>جناب سپیکر:</u> بنه جی، یو منټ، یو منټ لږ صبر اوکړئ۔

تحاریک استحقاق

<u>Mr. Speaker:</u> **‘**Privilages motions’: Janab Javed Iqbal Khan Tarakai, to please move his privilage motion No. 90 in the House.

<u>*انجینئر جاوید اقبال ترکئی:*</u> *جناب سپیکر، 9 فروری 2010 کو وزیر مال مخدوم مرید کاظم صاحب کے زیر صدارت اجلاس منعقد ہوا جس میں زرشید خان صوبائی وزیر، ستارہ ایاز صاحبہ صوبائی وزیر اور ڈی او آر صوابی نے شرکت کی۔ اجلاس میں اہم فیصلے کئے گئے، ان فیصلوں کے خلاف ڈی او آر صوابی نے تحصیل رجڑ ضلع صوابی میں کلاس فور اور دیگر پوسٹوں پر من پسند افراد کو غیر قانونی طور پر بھرتی کیا۔ چونکہ رجڑ میرا حلقہ نیابت ہے اور مجھے مکمل طور پر نظر انداز کیا گیا ہے، نیز منتخب نمائندوں کے باہمی روابط میں خلل ڈالنے اور بد اعتمادی پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور ان فیصلوں سے روگردانی کی گئی ہے جس سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے، بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے اس لئے میں پورے ہاؤس سے ریکویسٹ کرتاہوں کہ یہ مسئلہ استحقاق کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔*

سپیکر صاحب، On the floor of the House هم مونږه اکثر وایو چه دا کلاس فور چه دی نو دا د د ایم پی ایز په Recommendation باندے ورکړے شی، دا سی ایم هم وئیلی دی او دا مطلب دا دے چه یو Known خبره ده چه کوم ځائے کښے کلاس فور وی په هر ډیپارټمنټ کښے، هغه د ایم پی ایز په Recommendation باندے د ورکړے شی۔ د دے نه باوجود مونږه جی، د دے میټنګ اوکړو په 9 فروری باندے او په هغے کښے منسټر صاحب هم ناست وو، درے منسټران پکښے ناست وو او زه پکښے هم ناست وومه جی او مونږه یو Conclusion باندے اورسیدو او مونږه Decision هم اوکړو چه دا به مونږه څنګه ډسټریبیوټ کوؤ جی؟ او د هغے باوجود ډی او آر هغه آرډر ایشو کړو او زه ئے پکښے Ignore کړمه نو Being an MPA, elected MPA, I have got a mandate زه ولے Ignore کیږم جی؟ پرون هم څکه ما کوئسچن، I was not attentive څکه چه کوم زما Rights دی په فنډز کښے، په Employment کښے، Being a Government’s MPA هغه ما ته نه ملاویږی نو How would I concentrate on my duties ji? نو تاسو پلیز چه دا مسئله د استحقاق کمیټئ ته حواله کړئ جی، ما سره درے Witnesses نور هم دی جی، منسټر صاحب دے او دوه

منسٹران نور هم دی جی چه ډی او آر ما Ignore کوی، په نورو محکمو کښے زه Ignore کیږمه او ما ته فنډز نه ملاویږی، ما ته مطلب دا دے چه زما Rights نه ملاویږی، ما ته چه زما Rightsنه ملاویږی نو بیا به زه څنګه concentrate کومه جی؟

جناب سپیکر: جی مخدوم صاحب، مخدوم مرید کاظم صاحب، آنریبل منسٹر ریونیو، پلیز۔

مخدوم زادہ سید مرید کاظم شاہ (وزیر مال): بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ بالکل یہ صحیح کہہ رہے ہیں جی، جناب چیف منسٹر صاحب کی ڈائریکشنز پر انکی میٹنگ Call کی تھی، سر، یہ مائیک تو بند ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: پیر صاحب کا، مرید کاظم شاہ صاحب کا مائیک آن کریں۔

وزیر مال: سر، بالکل یہ میٹنگ جناب چیف منسٹر صاحب کے حکم پر ہم نے بلائی تھی، انہوں ادھر اعتراض کیا تھا تو انہوں نے کہا کہ ان کو بلا کر، ان تمام کو بٹھا کر ایک صحیح فیصلہ کیا جائے، میرٹ بھی اس میں ہے اور ان لوگوں کی بھی عزت ہو جائے لیکن اگر اس طرح نہیں ہوا تو بالکل استحقاق کمیٹی کے حوالے کیا جائے، مجھے کوئی اعتراض نہیں۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the motion may be referred to the Committee? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it; the privilege motion is referred to the concerned Committee.

جناب عطیف الرحمان: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی۔

بیگم شازیہ اورنگزیب خان: جناب سپیکر صاحب، جناب سپیکر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: اودریږئ جی، دا۔۔۔۔

جناب عطیف الرحمان: جناب سپیکر صاحب، زما یو خبره ده جی، دا لږه واورئ خیر دے، دا ډیره اهمه خبره ده جی، د جاوید خان ترکئ خبرے سره تړلے خبره ده، تاسو مهربانی اوکړئ۔۔۔۔

جناب سپیکر: (قہقہہ) دا تاسو کوئ، ایجنډا به زه بس کیږدمه، بند به ئے کړمه۔۔۔ ۔۔

جناب عطیف الرحمان: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: او، بسم اللہ اوو ایئ، یو یو بہ پاځئ، دا دے اوس شروع شو، بس دا تاسو ټولو تہ خپلہ خبرہ ضروری ښکاری نو بس ایجنډا مے بندہ کړہ۔

جناب عطیف الرحمان: سپیکر صاحب، دا دے سرہ Related دہ-----

بیگم شازیہ اورنگزیب خان: جناب سپیکر، یہ بہت اہم بات ہے-----

جناب عطیف الرحمان: سپیکر صاحب، دا دے سرہ Related خبرہ دہ-----

Mr. Speaker: One by one.

جناب عطیف الرحمان: سپیکر صاحب، ډیرہ مهربانی جی۔ دا زما پہ حلقہ کښے څنګہ چہ-----

جناب سپیکر: عطیف خان! اودریږہ، شازیہ اورنګزیب بی بی تہ اول نمبر ورکړہ۔

جناب عطیف الرحمان: څنګہ چہ جاوید ترکئ-----

بیگم شازیہ اورنگزیب خان: Thank you very much۔ جناب سپیکر، کل کے اخبارات کے مطابق سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کے ادارے، ڈیپارٹمنٹ کو ختم کیا جارہا ہے اور جیسا کہ ہم سب کو علم ہے کہ صوبے میں سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کی حالت قابل رحم ہے، بجائے اسکے کہ ان اداروں کی طرف ہم توجہ دیں، ہماری صوبائی حکومت جو اپنے آپ کو Liberal اور ایک Progressive حکومت کہتی ہے، وہ اس ادارے کو بند کرنے پر تلی ہوئی ہے۔ جناب سپیکر، سیکرٹری ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ کو کہا گیا کہ وہ ایک سمری چیف سیکرٹری صاحب کو ارسال کریں اور اس میں اس ادارے کو ختم کرنے کیلئے کہا جائے، اس کے بعد یہی سمری چیف منسٹر صاحب کو Approval کیلئے بھجوائی جائے گی۔ جناب سپیکر، افسوس کی بات ہے کہ متحدہ مجلس عمل کے دور میں 2007 میں انہوں نے بھی اپنی حکومت میں Hundred million، One hundred million روپے Eighteen پراجیکٹس کیلئے Allocate کئے تھے اور اس حکومت نے بھی اس بات کو تسلیم کیا تھا کہ سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کی اہمیت سے انہیں آنکھیں نہیں چرانی چاہئیں لیکن On the contrary جناب سپیکر، اس حکومت کو آپ دیکھئے کہ اپنے آپ کو Progressive کہتی ہے اور وعدے کرتی ہے کہ ہم صوبے کو ترقی دینگے اور افراد کو وہ Educate کریں گے اور وہ ان کو Jobs دلوائیں گے لیکن آپ دیکھیں کہ اس ادارے کو بند کیا جارہا ہے۔ مسٹر سپیکر، پوری

دنیا میں اگر آپ دیکھیں تو ریسرچ ٹیکنالوجی کی Uplift facilities کے بغیر کوئی بھی ملک ترقی نہیں کر سکتا۔ جناب سپیکر، آپ دیکھیں کہ یہاں پر ایک لیبارٹری قائم کی گئی چار سو ملین روپے کی لاگت سے اور اس میں چالیس ملین روپے جو ہیں، وہ انڈسٹریلسٹس نے Donate کئے اور اس کے علاوہ جو اور پیسے تھے وہ ایک کینیڈین این جی او نے Donate کئے اور یہ ایک انٹرنیشنل سٹینڈرڈ کی Testing laboratory بنائی گئی اور وہ PCSIR کی سٹینڈرڈ کے اوپر کام کر رہی ہے لیکن آج حکومت اس بات کو تسلیم نہیں کر رہی اور میں اس فلور سے مطالبہ کر رہی ہوں کہ جناب، ہمارے اگر ابھی منسٹر صاحب ہوتے، میں نہیں دیکھ رہی ہوں چونکہ اشاڑی صاحب مجھے نظر نہیں آ رہے ہیں، اگر وہ ہمیں وضاحت دیں کہ آخر اس ادارے کو کیوں بند کیا جا رہا ہے، کیوں یہ ظلم ہو رہا ہے؟ جناب اس کی مجھے وضاحت چاہیئے۔ Thank you very much۔

جناب سپیکر: یہ پوائنٹ آف آرڈر تو نہیں بنتا لیکن جو کوئی اخباری بیان، بسم اللہ جی، بشیر بلور صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: جناب سپیکر، ځنګه چه شازیے بی بی خبره اوکړه نو داسے هیڅ خبره نه ده، دا مونږ سائنس اینډ ټیکنالوجی باندے نن سبا خلق اسمانونو ته رسیدلی دی او مونږ ځنګه به دا شے ختموؤ؟ نه ئے ختموؤ، نه دا بندوؤ، دا اخبار کښے چه دی That is not so important، دے باندے د اخبار خبر خو داسے Important نه دے، As a Minister زه دا وایم چه دا شے مونږ نه ختموؤ، دا اخبار کښے غلط خبر راغلے دے۔

بیگم شازیہ اورنگزیب خان: جناب سپیکر، یہ کل کے اخبار میں آیا ہے۔

جناب سپیکر: دا ګوره اخباری بیانونو باندے بی بی، دومره زر، دا Hypothetical هغه دی، خپل ځان باندے هم بوجھ مه تیره وه او د هاؤس وخت هم ضائع کوه۔ (قہقہہ، تالیاں) جی، عطیف الرحمان صاحب۔

جناب عطیف الرحمان: ډیره مهربانی۔ جناب سپیکر صاحب، دا زما په حلقه کښے جی، په ملکانډهیر یونین کونسل کښے یو بی ایچ یو ده چه هغے کښے د پنځ کلاس فورو اپوائنټمنټ آرډر شوے دے، دغه اسلامیه کالیجیټ کښے یو سول د سپنسری ده چه په هغے کښے دوه کلاس فور زمونږه د ټپوس نه بغیر شوی دی نو دا خو زمونږه د پیپلز پارټئ او د اے این پی دلته Coalition government دے

او فیصله هم دا شوے ده چه یره بهائی کلاس فور چه څومره دی، دا به خامخا د ایم پی اے په Recommendation باندے کیږی نو دا زما سره زیاتے شوے دے، د دے نه مخکښے هم دغه زما په حلقه کښے مداخلت شوے وو او زه خواست کوم تاسو ته چه یره تاسو مهربانی اوکړئ او دغه کوم آډرونه چه شوی دی، دا د Withdraw کړی او په هغے باندے د زمونږ د حلقے خلق بهرتی کړے شی او د لیاقت ترکئ صاحب چه کوم پریویلج کمیټئ ته دغه کړے وو نو پکار دا ده چه زما هم دا خبره د هغے سره تړلے ده، هغه د هم پریویلج کمیټئ ته حواله شی جی۔

جناب سپیکر: جی، آنریبل منسٹر صاحب۔

بیرسٹر ارشد عبدالله (وزیر قانون): نه جی، زما خیال دے Let him bring، که څه دغه راوړئ جی، پریویلج موشن به راوړو، هاؤس نه به تپوس اوکړو که وائی نو Better-----

جناب سپیکر: هں جی؟

وزیر قانون: هاؤس نه تپوس اوکړئ جی، که د دوئ دا پریویلج Breach شوے دے نو دا-----

جناب سپیکر: میاں صاحب! باقاعده----

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر صاحب، د جاوید خان او د عطیف خان دا خبره یوه ده، خیر دے جی تاسو پرے د هاؤس نه تپوس اوکړئ جی، خبره هم هغه ده او هم دے د پاره به کمیټئ ته راځی۔

جناب سپیکر: جاوید خان اصل کښے په Proper motion راغلے دے او د دواړو خبرے ما سره هم داسے شوی دی، زه او ته به په یو ځائے ورسره حساب کوؤ۔

جناب عطیف الرحمان: سپیکر صاحب، خبره کومه، سپیکر صاحب، دلته د هاؤس نه تپوس اوکړئ-----

جناب سپیکر: هں جی؟

جناب عطیف الرحمان: تاسو د هاؤس نه تپوس اوکړئ خیر دے، دا زمونږه پریویلج Breach شوے دے نو مهربانی اوکړئ د هاؤس نه تپوس اوکړئ۔

جناب سپیکر: نه هاؤس نه به تپوس په یو موشن کوؤ کنه، تا سو موشن خو راوړۍ، نه دے لیکلے موشن، دلته Properیو پروسیجر دے او دا اسمبلی ده کنه، د اسمبلئ نه به، ثاقب خان! دوئ سره لږ دغه او کړئ۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ٹهیک شوه جی۔

جناب عطیف الرحمان: دا خو جی سپیکر صاحب۔۔۔۔

تحاریک التواء

Mr. Speaker: Israrullah Khan Gandapur Sahib, to please move his adjournment motion No. 162. Israrullah Khan Gandapur Sahib.

جناب محمد ظاہر شاہ خان: سپیکر صاحب، دا پوائنټ آف آرډر دے۔

اسرار اللہ خان گنڈاپور: تھینک یو، جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا لږ ضروری دے، ظاهر شاه صاحب۔

اسرار اللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر، محکمہ پبلک ہیلتھ میں نئی آسامیوں پر پابندی کی وجہ سے محکمہ کے اثاثہ جات ضائع ہو رہے ہیں جبکہ عوام میں بھی تشویش ہے، لہذا مختصر بحث کے بعد مناسب کارروائی کی جائے۔

سر، اس میں میں ذرا گورنمنٹ کی توجہ لینا چاہونگا۔ یہ اس گورنمنٹ کا قصور نہیں ہے بلکہ جہاں تک مجھے علم ہے ایک Positive direction میں کام بھی ہو رہا ہے، مارچ 1995 میں ایک پالیسی لائی گئی جس کے تحت یہ تھا کہ Rural Water Supply and Sanitation Organization کے نام سے مختلف ضلعوں میں آرگنائزیشنز قائم کئے گئے، O&M cost جو تھی، وہ کمیونٹی پر ڈالی گئی اور اس طریقے سے محکمہ پبلک ہیلتھ میں جتنے بھی نئے ٹیوب ویلز ہوئے، Ninty five onward پر محکمہ خزانہ کی طرف سے ایک قسم کا Ban لگایا گیا کیونکہ اس پالیسی میں یہ اعادہ کیا گیا تھا کہ Irrespective of source of funding جتنے بھی آئندہ ٹیوب ویلز آپ لگائیں گے تو اس کیلئے ہم آپ کو O&M cost اور اس پر جو پوسٹیں ہیں، وہ نہیں دینگے، اس کی وجہ سے سر، کروڑوں کی تعداد میں اس پر فنڈز بھی لگ گئے ہیں، کوئی پندرہ سالوں سے اس پر کروڑوں کے فنڈز بھی لگ گئے ہیں، درانی صاحب کے ٹائم پر ایک Initiative لیا گیا، 1174 پوسٹیں Create کی گئیں لیکن وہ One time assistance تھی، اب اگر

کوئی سکول Complete ہو جائے تو اس کا ایک PC-IV ہوتا ہے اور جب اس کی Completion Certificate آجاتی ہے تو محکمہ فناس اس کو ایک پوسٹ دے دیتا ہے اور جو Routine کا کام ہوتا ہے لیکن پبلک ہیلتھ میں اگر دیکھیں تو پبلک ہیلتھ والوں کو ہری جھنڈی دکھادی جاتی ہے کہ آپ مہربانی کر کے ہم سے رجوع نہ کریں کیونکہ آپ کی ہمارے ساتھ 1995 کی یہ Commitment ہے اور اس کے مختلف مندرجات ہیں جس کی تفصیل میں میں نہیں جانا چاہتا لیکن میری اس میں گورنمنٹ سے یہ گزارش ہوگی کہ مہربانی کرکے اس پراسس کو Expedite کیا جائے اور اسی بجٹ میں ان سے پوسٹیں ڈیمانڈ کی گئی ہیں، وقتاً فوقتاً ان کو Reflect کیا جائے اور محکمہ جو زبوں حالی کا شکار ہے، Positive direction میں قدم اٹھایا جائے۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی، منور خان صاحب۔

<u>جناب منور خان ایڈوکیٹ:</u> یہی مسئلہ صرف گنڈاپور صاحب کا نہیں ہے، میرے خیال میں یہاں پر جتنے بھی ایم پی ایز بیٹھے ہیں، ان سب کا یہی مسئلہ ہے کیونکہ اگر آپ سوچیں تو ایک ہی ٹیوب ویل پر ایک بندے کا بھرتی ہونا، کیا وہ 24 hours ڈیوٹی کر سکتا ہے؟ کبھی وہ بیمار بھی ہو سکتا ہے، کبھی وہ کدھر جا بھی سکتا ہے تو پھر ٹیوب ویل بند پڑا رہے گا؟ میرے خیال میں یہاں کے جتنے بھی ایم پی ایز ہیں، سب کا یہی ایشو ہے بلور صاحب بھی بیٹھے ہیں، اس سلسلے میں اگر یہ فنانس ڈیپارٹمنٹ کو یا پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کو کہ اس سلسلے میں جتنے بھی ٹیوب ویلز ہیں، ان سب پر کم از کم دو بندوں کو بھرتی کیا جائے تاکہ یہ مسئلہ-----

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور:</u> ایک بھی نہیں ہے، ابھی تک ایک بھی نہیں ہے اور یہ پتہ نہیں کہ کہاں سے خبر-----

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی:</u> جناب سپیکر-----

<u>جناب سپیکر:</u> جی۔

<u>جناب منور خان ایڈوکیٹ:</u> ہاں، ایک ہی میرے خیال میں-----

<u>جناب سپیکر:</u> آپ کے خیال میں کم از کم دو ہونے چاہیئے۔

<u>جناب منور خان ایڈوکیٹ:</u> دو کم از کم ہونے چاہیئے تو کم از کم جو-----

<u>جناب سپیکر:</u> جی ثاقب اللہ خان، پلیز۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیره مهربانی۔ جناب سپیکر صاحب، دا ګنډا پور صاحب چه کومه مسئله راااوچته کړے ده، دا ډیره Important ده جی، مونږه د پبلک هیلتھ او بعضے ځائے کښے ایریګیشن خاص کر چه کوم Augmentation د پاره کوم ټیوب ویلے لګیدلے دی، هغے کښے خالی د شفټ د پاره خلق پکار نه وی چه آپریټرز وی چه اته نه پنځ پورے یا اته نه ځلور پورے شفټ اوچلوی، خلق به اوبه ښځکی هم چوبیس ګهنټے او د هغے د پاره د آپریټر هم چوبیس ګهنټے ضرورت وی، د غسے سر Augmentation کښے هم ایریګیشن-----

جناب سپیکر: تاسو وایئ چه یو آپریټر چوبیس ګهنټے هغلته کښے ناست پکار دے۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: پکار دے سر، هغه کیدے Humanly possible نه ده جی-----

جناب سپیکر: او دریږه ګورنمنټ نه پښتنه کوؤ جی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: نو زه وایم چه کم از کم دوه کسان وی په ایریګیشن کښے او پبلک هیلتھ کښے هم نو دا به بیا حل کیږی جی۔

جناب سپیکر: پرویز خان! دا جواب به خوک ورکړی؟

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سر، یہ ٹیوب ویلز جو ہیں اور یہ آپریٹرز-----

جناب سپیکر: ابھی حکومت سے تھوڑا سا سنتے ہیں۔

مولوی عبید اللہ: جناب سپیکر، زه یوه خبره کومه جی، دا-----

جناب سپیکر: دا خو اوس لا Admit شوے نه دے کنه او په دے باندے دومره بحث نه کوؤ جی، د ګورنمنټ موقف پرے واورو نو چه Admit شی، بیا به پرے بحث کوئ۔ جی پرویز خان، آنریبل منسټر ایریګیشن۔

جناب پرویز خٹک (وزیر آبپاشی): جناب سپیکر صاحب، چونکه ایریګیشن ډیپارټمنټ کښے هغه ورځ هم دا خبره شوے وه او دے نه مخکښے هم دلته کافی ډسکشن شوے دے، مونږ ته Shortage شته دے، فنانس ډیپارټمنټ ته مونږه پوسټونو د پاره استولی دی او Maximum Shortage دے، چرته د چوکیدار کمے دے، چرته د آپریټر کمے دے نو بدقسمتی دا ده چه Last Government کښے یو

فیصله شوے وه، کیبینټ کړے وه چه Augmentation of tubewells دے ، دا که خراب شی یا د هغے بور خراب شی یا مشین ئے خراب شی نو هغے ته نور فنډز به نه ملاویدل او هغه ټول ټیوب ویلز ئے سکریپ کړل او په هغے کښے چه څومره پوسټونه وو یا خلق پکښے اپوائنټ وو نو هغه پوسټونه ئے هم ختم کړل او د هغے نتیجه دا شوه چه نن مونږ ته په ټوله صوبه کښے دا مسئله ده چه مونږ نه ټرانسفارمرز، چرته مشینری او ځائے په ځائے رنګا رنګ غلا ګانے هم پکښے اوشوے او هر ځائے کښے دا ضرورت دے۔

جناب سپیکر: نو دا تاسو سپورټ کوئ؟

وزیر آبپاشی: نو هغه مونږه فنانس ډیپارټمنټ ته سمری استولے ده لیکن تر اوسه پورے اورو چه Ban پکښے لګیدلے دے نو چونکه فنانس منسټر صاحب شته نه او هغه دے وخت مونږ ته جواب نه شی راکولے نو زه Personally هم دا Take up کومه او ستاسو د طرف نه چه څه رولنګ راځی نو مونږه تیار یو هغے ته جی۔

جناب سپیکر: دا ایډجرنمنټ موشن دے که تاسو ئے سپورټ کوئ نو Admit به ئے کړو، بله ورځ به پرے فنانس منسټر هم چه وی نو بیا به پرے بحث اوکړئ۔

بیرسټر ارشد عبدالله (وزیر قانون): ما ته جی لږ اجازت راکړئ-----

جناب سپیکر: هں جی؟

وزیر قانون: ما ته که یو منټ راکړئ نو دا پبلک هیلتھ سره چونکه Related دے نو د پبلک هیلتھ ډیپاټمنټ د اړخ نه چه څه جواب راغلے دے نو هغه VDO Schemes چه کوم دی جی، دا ډیمانډ ئے وو د اسمبلئ د ممبرانو صاحبانو د اړخ نه چه یره دا VDO Schemes دا ویلج ډیویلپمنټ آرګنائزیشنز دی او دے ته پخوا SAP لاندے فنډنګ شوے وو، دا ځائے په ځائے دا ټیوب ویلے وغیره لګیدلی دی خو هغه ویلج آرګنائزیشنز یو کمیټی وه، هغے به چلول خو هغه بیا ناکامیابه شوه ځکه چه د بجلئ بل هم خلقو نه ورکولو او نور هم پرے بیا ډیر یوټیلټی بلز او Other charges دغه شو نو بیا دا چونکه چیف منسټر صاحب ته ګزارش اوشو نو دا ئے بیا د غه کښے واغستل او ګورنمنټ اوس لګیا دے دا خپل کنټرول کښے اخلی او انشاء الله یو یو کس به هم پرے بهرتی کیږی خو وخت

سره سره به انشاءالله بیا دوه شی، بیا به درے شی خو فی الحال دا ده چه یره یو یو کس به پرے بهرتی کیږی او دا سمری تقریباً Approve شوے ده او نوټیفیکیشن به Within one week کیږی اوشی نو زما خیال دے دا هم یو خوش آئند خبره ده او پکار ده چه دا دوئ Appreciate کړی۔ مهربانی۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی اسرارالله خان! تاسو ئے Admit کول غواړئ، دا چه په دے باندے----

<u>جناب اسرارالله خان گنڈاپور:</u> نه چه دوئ دا ایشورنس راکوی چه Already په دیکښے سمری Approve شوے ده او یو یو کس به پرے بهرتی کوی نو په دے ایشورنس باندے زه زور نه ورکومه جی۔

<u>Mr. Speaker:</u> Minister Irrigation, -----

<u>جناب منور خان ایڈوکیٹ:</u> جناب سپیکر، اس جگہ پر کافی سامان ہوتا ہے اور اکثر چوری ہوتی ہے اور چوریاں ہو رہی ہیں تو ایک بندہ اس پر 24 Hours کیسے ڈیوٹی کر سکتا ہے؟ تو میری منسٹر صاحب سے ریکویسٹ ہے کہ کم از کم اگر یہ سمری موو کی جائے اور اس کو Revise کریں، کم از کم دو بندوں کو بھرتی کرنا چاہیئے۔

<u>Mr. Speaker:</u> Ji, Minister Irrigation, Pervez Khan Khattak Sahib.

<u>وزیر آبپاشی:</u> جناب سپیکر، په پبلک هیلتھ کښے Already د یو پوسټ د پاره د ټولے صوبے د پاره سینکشنز دی او که کوم ځائے کښے ئے بهرتی نه وی کړے، دا د ډی سی اوز غلطی ده او هغوی ته نوټیفیکشن زما خیال دے کال دوه کاله مخکښے پروت دے، سیکنډ نوټیفیکشن هم راغلے دے نو تاسو د خپل ډی سی او سره ملاؤ شئ او زه هم په دے حق کښے یم چه پبلک هیلتھ ټیوب ویلز کښے درے پوسټونه وی، یو د چوکیدار، یو د آپریټر او یو دغه (تالیاں) نو موږه ئے سپورټ کوؤ، منسټر صاحب ته دغه----

<u>جناب سپیکر:</u> اوس خو ما ته ایډجرنمنټ موشن مخے ته دے، زه به ئے هاؤس ته Put کړم۔

Is it the desire of the House that the adjournment motion moved by the honourable Member may be admitted for detailed discussion under rule 73? Those who are in favor of it may say 'Yes' ------

<u>جناب اسراراللہ خان گنڈاپور:</u> جناب سپیکر، اگر ہاؤس کی یہ خواہش ہوتی ہے تو اس کے Behalf پر-----

<u>جناب سپیکر:</u> جی، مووّر صاحب اسراراللہ خان گنڈاپور صاحب کیا کہتا ہے؟

<u>جناب اسراراللہ خان گنڈاپور:</u> سر، No doubt کہ یہ معاملہ جو ہے، اہم ہے لیکن گورنمنٹ ایشورنس دے رہی ہے کہ ایک پوسٹ ہم Create کر چکے ہیں، سمری Approve ہو چکی ہے اور آئندہ جو ایشو ہے کہ ایک سے دو یا دو سے تین ہونے چاہیئے۔ میرے خیال میں اس میں Positive step یہی ہوگا کہ 1995 کی پالیسی Revive ہو جائے کہ فنانس ڈیپارٹمنٹ In principle آپ کے ساتھ Agree ہو جائے کہ روٹین میں آپ PC-IV بھجیں گے اور ہم آپ کو سکیم Approve کر کے دیں گے کیونکہ گورنمنٹ نے یہ ایشورنس دی ہے، میں اس کو کافی سمجھتا ہوں-----

<u>Mr. Speaker:</u> Thank you. Not pressed.

توجہ دلاؤنوٹس ہا

<u>Mr. Speaker:</u> 'Call Attention Notices': Ms. Noor Sahar Bibi, to please move her call attention notice No. 309.

<u>محترمہ نور سحر:</u> شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب، میں اس معزز ایوان میں وزیراعلیٰ صاحب کی توجہ مفاد عامہ کے اس امر کی جانب مبذول کرانا چاہتی ہوں اور وہ یہ کہ موجودہ اسمبلی نے ایڈہاک ملازمین کو مستقل کرنے کیلئے Employees Regularization Act, 2009 پاس کیا جس کے تحت وہ ایڈہاک ملازمین جو ریگولر ہونے کے مستحق ٹھہرے جو کہ صبح یا شام کی شفٹ میں منظور شدہ پوسٹوں پر تعینات تھے مگر وہ ملازمین جو اے ڈی پی سکیم یا Constingencies کی آسامیوں پر تعینات تھے، انہیں مستقل نہیں کیا جا رہا ہے جبکہ یہ ملازمین دیگر ایڈ ہاک ملازمین کے ساتھ ایک جیسی Terms and Conditions پر تعینات کئے گئے تھے لیکن ان کی پوسٹنگ صرف شام کی شفٹ یا Contingencies کی آسامیوں پر کی گئی تھی۔ اب اگر انکو دیگر ایڈہاک ملازمین کی طرح مستقل نہیں کیا گیا تو یہ ان کے ساتھ انتہائی ناانصافی ہوگی کیونکہ اکثر ایسے ملازمین کی آسامیاں جن کی اب باقاعدہ محکمہ خزانہ نے منظوری بھی دے دی ہے مثلاً محکمہ ہائر ایجوکیشن میں شام کی شفٹ کیلئے اے ڈی پی سکیم یا Contingencies پوسٹوں کی منظوری دی جا چکی ہے، لہذا صوبائی حکومت ایسے ملازمین کو مستقل کرنے اور ان کو حق دینے کیلئے اقدامات کرے۔

جناب سپیکر صاحب، میں اسمیں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ پچیس کالجز کی پراجیکٹس سکیمز جو تھیں، وہ فنانس کو بھیجی گئی تھیں جن میں انیس منظور کی گئیں لیکن Six کو انہوں نے نامنظور کیا ہے ابھی تک، تو آخر ان چھ کالجوں کا کیا گناہ ہے، ان میں ایک سیدو گرلز کالج سوات آتا ہے، ایک گرلز کالج چارسدہ آتا ہے، اسمیں بوائز کالج ایبٹ آباد بھی آتا ہے، حویلیاں گرلز کالج بھی آتا ہے، دو اور کالجز ہیں جن کے نام اس وقت مجھے یاد نہیں ہیں لیکن ان کالجوں کو اپنے حق سے محروم رکھا گیا۔ ہماری Strength اتنی زیادہ ہے کہ ان میں شفٹ کے بغیر ہم نہیں چل سکتے، اگر ہم نہیں چل سکتے، Strength زیادہ ہے تو انکو پھر بحال کیوں نہیں کیا جاتا ہے؟ جبکہ ان کو پراجیکٹ کی ذریعے لایا گیا ہے تو پراجیکٹ کا ٹائم 30 جون کو ختم ہو چکا تھا تو ان کو چاہیئے تھا کہ ان کو گھر بھیج دیتے، اگر ان کو گھر نہیں بھیجا گیا اور اب تک ان سے ڈیوٹی لی جا رہی ہے تو ان کی حق تلفی کیوں کی جا رہی ہے، اس سے ہمارے بچوں پر بڑا اثر پڑا ہے۔ یہ لوگ کورٹ میں بھی گئے ہیں، اگر ان کو بحال نہیں کیا گیا تو اتنی بڑی Strength کے بچے گھر پر بیٹھ جائیں گے یا ان کے ساتھ کیا کریں گے؟ اور کلاسیسز کو نہیں جا سکتے، ان کو ہر حال میں بحال کریں گے۔ اگر یہ بحال کر رہے ہیں تو نوٹیفکیشن جاری کیوں نہیں کرتے اور ان چھ کالجز کا کیا قصور ہے کہ اگر انیس کو بحال کر دیا گیا تو چھ کا کیا قصور ہے کہ ان کو ریگولرائز نہیں کیا جا رہا ہے اگر ان کا گناہ یہ ہے کہ Evening میں ہے تو یہ انیس بھی Evening میں آئے تھے تو چھ کو کیوں ریگولرائز نہیں کیا جا رہا ہے؟

<u>Mr. Speaker:</u> Ji, honourable Law Minister Sahib, please.

<u>بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون):</u> ایسا ہے کہ ایک تو اے ڈی پیز سکیمز میں پراجیکٹ ایمپلائز جو ہیں، اس اسمبلی میں یہاں سے سروسز ریگولرائزیشن ایکٹ پاس ہوا ہے، اس کی اپنی سکوپ ہے، اس کی Limitations ہیں، اس میں کنٹریکٹ یا ایڈہاک ملازمین جو تھے ان کو ریگولرائز کیا ہے اور جہاں تک ان ایمپلائز کی بات ہے تو یہاں پر اس ایکٹ میں پراجیکٹ ایمپلائز کو ریگولرائز نہیں کیا گیا ہے، اس کی اپنی وجوہات ہیں، چونکہ اسمبلی میں ایک بل، ایک ایکٹ پاس ہوا ہے تو اس کی سکوپ میں پراجیکٹ ایمپلائز نہیں آتے اور دوسری Contingency جو ہے تو یہ ضرورت کی بات ہے، آج ضرورت ہو گی، تو دونوں ڈیپارٹمنٹ کی ضرورت نہیں ہو گی، ایک چیز جو Contingent ہے اس کیلئے خاص حالات ہوتے ہیں یا کسی کمی کی صورت میں پوسٹ Fill کی جاتی ہے، For a very temporary short period تو لہذا ان چیزوں کو، جو نیا ایکٹ یہاں سے پاس ہوا، اس کی سکوپ میں نہیں آتیں، اس میں نہیں کیا گیا۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ Contingent اس سکوپ میں نہیں آتیں۔۔۔۔۔

وزیر قانون: جی، نہیں آتیں، بالکل۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Ji, Muhammad Ali Khan Sahib, to please move his call attention notice No. 348.

جناب محمد علی خان: شکریہ۔ جناب سپیکر، میں آپ کی اور ہاؤس کی توجہ چارسدہ روڈ کی جانب دلاتا ہوں کہ اس روڈ سے ضلع چارسدہ، مہمند ایجنسی اور باجوڑ ایجنسی کے علاوہ مردان اور دیر کے کچھ علاقوں کے علاوہ افغانستان کو بھی مال برداری اور لوگوں کی آمدورفت باقی ملکوں سے ہوتی ہے، اتنی ہیوی ٹریفک کیلئے موجودہ سڑک ناکافی ہے اس لئے روزانہ ٹریفک بلاک رہتی ہے اور خزانہ شوگر مل سے باچا خان چوک تک دس منٹ کے سفر میں کم از کم ایک گھنٹہ لگتا ہے۔ موجودہ حکومت چارسدہ کے کچھ علاقوں میں ایکسپریس روڈ تعمیر کر رہی ہے مگر چارسدہ روڈ جس کو پورا ضلع چارسدہ، مہمند ایجنسی، باجوڑ ایجنسی، مردان، دیر اور افغانستان کے عوام استعمال کر رہے ہیں اور اس کی توسیع کیلئے کچھ نہیں کیا جا رہا ہے۔ ان علاقوں کے لوگوں کا حکومت سے مطالبہ ہے کہ لوگوں کو اس عذاب سے بچانے کیلئے فوری طور پر چارسدہ روڈ کی توسیع اور کشادگی پر کام شروع کیا جائے۔

جناب سپیکر، افتخار حسین چه گورنر وو نو په هغه وخت کښې د دے سروے شوے وه او پروگرام جوړ شوے وو او د هغے افتتاح هم شوے وه، بیا هغه حکومت بدل شو او د ایم ایم اے دور حکومت راغلو، هغوی د افغانستان والا پل جوړ کړو، حالانکه ضرورت ډیر د چارسده روډ، د جی ټی روډ او د خیبر روډ پکار وو نو هغه پاتے شو او تر اوسه پورے پاتے دے۔ په چارسده روډ باندے د مهمند ایجنسئ، د باجوړ ایجنسئ او د افغانستان د دے ټولو تر مردان پورے ټریفک چلیږی۔ روزانه فلائنگ کوچے او ټرکونه چلیږی، صرف د ماربل کم از کم دوه درے سوه ټرکه راځی نو دا روډ کافی نه دے او د موجوده ټریفک د پاره چه دوئ څه بندوبست کوی نو مونږ ته پته نشته دے او که ډیر اهمیت لری یا داسے چل اوکړئ چه د شاه عالم پل پورے بل روډ جوړ شی، د شاه عالم پل پورے دا لانجه ده، دا مسئله جوړه ده او خصوصاً بیا په باچا خان چوک کښے د اډو او خصوصاً بیا په بخشی پل کښے چه کوم تجاوزات شوی دی نو د هغے د وجے نه ډیر زیات مونږ ته او خلقو ته تکلیف دے نو مونږه دا مطالبه کوؤ د حکومت نه چه په نور ځائے کښے ئے کوی، ټهیک ده، ښه خبره ده خو د چارسدے د 'مین' روډ د زر تر زره توسیع او کشادگی اوکړی۔

Mr. Speaker: Ji, honourable Law Minister Sahib, please.

وزیر قانون: محمد علی خان یوہ ډیرہ ښہ خبرہ اوکړہ، دا واقعی یو کامن پرابلم دے او د صوبے یوہ غټہ مسئلہ دہ۔ دا خبرے زیر غور دی او حکومت لګیا دے پہ دے باندے سوچ کوی چہ یرہ دے تہ خپل څہ فنډ Allocate کړی، زہ انشاالله دوئ تہ ایشورنس ورکومہ چہ کہ خیر وی نو پہ دے مونږہ سوچ کوؤ لګیا یو او یو Positive direction کښے بہ انشاالله Positive step اخلو۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ لا منسٹر صاحب! دا مسئلہ ضروری دہ، پہ دے باندے ضرور څہ پکار دی، زہ پرے خپلہ هم نن تلے ووم او ډیر پہ بد حال پرے تلے ووم، زہ نن د هغہ نرګس سمین بی بی دعا لہ تلے وومہ او واپس پہ دے باندے راغلم نو زما پرے خپلہ تقریباً پینتالیس منټ اولګیدل نو پہ داسے حال کښے محمد علی ښہ طرف تہ توجہ راوستہ۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: جناب سپیکر، زہ هم یوہ خبرہ کوم او زمونږہ هم خبرہ واوری، لږہ مهربانی اوکړئ۔

جناب سپیکر: لږ کښینہ جی، لږ صبر هم اوکړہ او درے ورځے د پختپل ځائے کړے دی نو اوس لږ صبر اوکړہ۔ زہ پہ تاسو او پہ آنریبل منسٹر صاحب کښے لږ صبر پیدا کومہ جی، لږ کښینہ۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: منسٹر صاحب بیا بهر تہ اوځی کنہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب بہ نہ ځی، تاسو تر هغے مہ ځئ۔ دا د چا سرہ دہ جی؟

جناب محمد ظاہر شاہ خان: د مرید کاظم صاحب سرہ جی۔

جناب سپیکر: مرید کاظم صاحب خو تلے دے جی۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: تر اوسہ دلتہ کښے ناست وو جی۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: هغہ خو تلے دے (قہقہے) مرید کاظم صاحب خو شتہ دے هم نہ۔

آواز: نماز کیلئے گیا ہے۔

جناب سپیکر: اچھا آجائیگا، ابھی آجائے گا، نماز پڑھ رہا ہے۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: ٹھیک ہے جی، مہربانی۔

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت طبی ادارے اور حفظان صحت امور کی انجام دہی، مجریہ 2010 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: The honourable Minister for Law, to please that the NWFP Medical and Health Institutions and Regulation of Health Care Services (Amendment) Bill, 2010 may be taken into consideration at once.

Minister for Law: Thank you, Sir. On behalf of Minister for Health, the NWFP Medical and Health Institutions and Regulation of Health Care Services (Amendment) Bill, 2010, is presented before this august House for immediate consideration. Thank you.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the NWFP Medical and Health Institutions and Regulation of Health Care Services (Amendment) Bill, 2010 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration stage': Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 1 to 2 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 2 stand part of the Bill. Amendments of Clause 3 of the Bill: Mr. Saqibullah Khan Chamkani, MPA and Mr. Israrullah Khan Gandapur, MPA have proposed amendments in Clause 3 of the Bill, therefore, they are requested to move their amendments, one by one. Mr. Saqibullah Khan, please.

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: I request to move that the proposed Section 26, as referred in Clause 3 of the Bill, may be substituted by the following, namely:

"26. Appeal--- Any employee of the institution aggrieved by an order passed by the Management Council or Management Committee under section 11 or any person aggrieved by an order passed under Section 25 may, within thirty days of passing of the

order, prefer an appeal to Management Council or Management Committee, as the case may be, for re-consideration of such appeal and the decision of the Management Councial or Management Committee, as the case may be, shall be final"

جناب سپیکر صاحب، یو خو په دے لږ غوندے ما Verbal amendment ستاسو په اجازت سره اوکړو. دویم سر زه به لږ ستاسو نه ټائم اخلم، لږ د هاؤس ټائم به اخلم جی، دا بل چه کوم امنډمنټ راغلے دے نو په دیکښے یوه لویه مسئله ده او خاص کر د اپیل په مسئله کښے دا ده چه زمونږه دا خیال دے چه دا د اټانومی چه کوم Spirit دے کنه جی، د هغے خلاف ورزی کوی. مونږه چه اټانومی ورکوله، د هیلتھ انسټی ټیوشنز سره زما د 2002 هغه آرډیننس دا دے پروت دے جی، تاسو ئے هم اوګورئ Preamble کښے دا وه چه مونږه دا انسټی ټیوشن خود مختاره کړو چه د دے فنکشنز ښه شی، ایډمنسټریټیو خود مختاری هم ورکوؤ او فنانشل خود مختاری هم ورکوؤ، بدقسمتئ سره زمونږه چه کوم پروسیجرز دی او خاص کر چه کوم ویلفیئر هیلتھ سروسز مونږه ورکوؤ نو فنانشل خود مختاری خو ګرانه شی، خامخا به ئے سبسډائز کوؤ او د دے انسټی ټیوشن به مونږه ملګرتیا هم کوؤ، دا Financially پاتے شوه جی، ایډمنسټریټیو خود مختارئ د پاره مینجمنټ کونسل خود مختاره وو او مینجمنټ کونسل Decision چه دے نو د هغے د وجے نه په دیکښے چه کوم Bearucratic set up او د هغے چه کوم Bearucratic hindrances وو نو هغه مینجمنټ کونسل چونکه خود مختار وو نو د هغے د وجه نه هغه Smoothly روان وو. اوس چه تاسو اپیل کوئ نو سیکرټری ګورنمنټ له به ئے ورکوئ، تاسو چه هغه Autonomous body له خود مختاری ورکړے ده نو هغه څه شوه، هغه ختمه شوه. یو Impression دا ورکولے شی چه بهئ دا اپیلیټ فورم پکار دے، نو سر زه به یو مثال ورکړم د هسپتال، هسپتال کښے جی ټولو نه وړومبئ ایډمنسټریټو چه کومه اتهارټی ده نو هغه وارډ کښے دننه جونیئر رجسټرار وی نو که د چا کلاس فور سره لاندے څه مسئله کیږی، جونیئر رجسټرار وړومبے دے چه هغه به ئے کوی، د هغه د پاسه سینیئر رجسټرار دے بیا اے پیز دی بیا پروفیسرز دی بیا پروفیسر نه پس ډی ایم ایس دی بیا ایم ایس دی بیا چیف ایګزیکټیو دے او که PGMI او دا نور انسټی ټیوشنز دی بیا

پرنسپل او ڈینز دی، هغے نه پس چیف ایگزیکٹیو وی۔ اصل کښے چه د چیف ایگزیکٹیو خبره هم راشی نو د مینجمنٹ کونسل هم گریډ وائز اتھارٹیز وړے کمیٹیانے دی، هغه کمیٹی ایک تا گیاره پورے یوه وی، باره تا سوله پورے بله وی او Seventeen onward دریمه وی او بیا هغے کښے یو Collective Management Council چه کوم بره وی، Approval د پاره، هغه اپیلیٹ کورٹ دے، یو طریقه کار دے او دا نه ده چه کلاس فور سره کیږی جونیئر رجسٹرار دا ټول اقدامات مینجمنٹ کونسل ته ځی، داسے خبره نه ده یو Chain of Command دے، بیا دیکښے چه کوم گورنمنٹ سرونٹس دی نو سروس ټریبیونل هم شته دے، هائی کورٹ هم شته دے، دا نور هم شته دے، مسئله داسے ده چه مینجمنٹ کونسل اوس تاسو کړے دے خود مختاره، هغے کښے یو بله Interesting خبره ده چه هغے ته زه ستاسو او د ایوان توجه راوستل غواړمه۔ سر، تاسو د مینجمنٹ کونسل Composition اوگورئ او په دیکښے وړومبے څوک دے، چیف ایگزیکٹیو، دا څوک Nominate کوی، څوک ئے پوسٹ کوی؟ دا سر، گورنمنٹ کوی۔ دویم ڈینز / پرنسپلز دی، دریم میډیکل ایم ایس دی او د دے ټرانسفر / پوسٹنگ گورنمنٹ کوی۔ څلورم Director Finance and Departmental Grant Committee or the Officer-in-Charge دی، جناب سپیکر صاحب، دا هم د گورنمنٹ Representations دی۔ بیا سر not less than three and not more than five non official persons to be nominated by the Government، دیکښے جی دے ایوان کښے عالمگیر خان خلیل صاحب ناست دے جی، ملک طهماش صاحب نشته دے، عطیف الرحمان صاحب نشته دے، زه هم یم، گورنمنٹ Nominate کړی وو او دغه پوزیشن Nominated by the Government۔ بیا سر، a member of the Officers and staff member performing institutional private practice، دا واحد سړے دے چه د گورنمنٹ Nomination نه دے، دا هلته Senior most، ډیپارٹمنٹ، وارډ چه د چا Concerned کار وی، هغه وخت سره راځی خو Temporary basis باندے چه کوم سبجیکٹ وی نو هغے د پاره راځی۔ د هغے نه پس Any other co-opted members هغه هم د گورنمنٹ Nomination دے۔ اوس چه مونږه بل پاس کوؤ، دا کلاز1 تاسو کلیئر کړو، کلاز2 کښے مونږه Wording Authority ورکړه Representative of each

Health, Finance and Establishment Department درے نور هم شو نو
99% خو Already د گورنمنټ شو جی او درے ورته د پاسه شو نو بیا څه چل دے
چه منیجمنټ کونسل ستاسو دغه کیږی؟ بل سر، ضرورت پکار دے او زه به دا
تپوس کول غواړم د ډیپارټمنټ نه، زمونږه فیصلے هم شوے دی او د هغے خلاف
هم هائی کورټ ته تلے دی، ما ته دا ډیپارټمنټ د اووائی چه څه Ratio ده، هائی
کورټ ته څومره کسان زمونږه د Decision خلاف، د هائی کورټ
خلاف، Appellatees څومره دی؟ زه دا دعویٰ کوم چه په 99%، مطلب دا دے
چه Decision کښے پرابلم هم نشته نو دا Autonomy rule د هغے Spirit خلاف
تاسو ولے دا شے گورنمنټ له ورکوئ؟ دا ستاسو د آرډیننس، دا د Autonomy
چه کوم هغه Spirit وو هغه ختموئ، نو بیا خو اسانه خبره داسے ده چه مخکښے
هم د گورنمنټ لاندے وه او هغه Experiment مونږ سن 47ء نه شروع کړے وو او
دے نتیجے ته رااورسیدو چه دا غلط دے او دلته نه Bearucratic
hindrances, hurdles، په دیکښے Red-tapizm ختمول پکار دی او انسٹی
ټیوشنز خود مختاره کول پکار دی۔ اوس گورنمنټ دا وائی چه هغه که منسټر
صاحب دے که سیکرټری صاحب دے چه کله د هغه شی اخیری ایگزیکټیو
اتهارټی بیا لاړه منیجمنټ کونسل نه او هغه اخیری شوه، فائنل شوه نو د داسے
اټانومی څه ضرورت دے؟ دا زما خیال دے چه Malafide دے او سر، تاسو ته به
زه بل ریکویسټ اوکړمه او تاسو ته به یاد شی چه دا کله آنریبل هیلتھ منسټر
دلته وو نو زه ورسره کښیناستم او ما هغه په خبره باندے پوهه کړو، Convince
شوے هم وو جی، هغوی دا ستاسو په چیمبر کښے دوه میټنگز رااوغوښتل خو د
څه مصروفیاتو د وجه نه هغه میټنگ لیټ را لیټ شو او یو میټنگ هغے کښے
اوشو، دویم بیا هغے کښے او نه شو او پاتے شو نو زما ریکویسټ دا دے سر،
اټانومی بنه شے دے جی، مونږ د 1947 نه واخله تر اوسه پورے پچاس، ساټھ
سال Experiment اوکړو او د Red-tapizm د وجه نه انسٹی ټیوشنز تباه شو، که
منیجمنټ کونسل خپل Decision کړے وی خو د هغے به ریکارډ وی کنه جی،
ما ته به اووائی چه او پشاور هائی کورټ سل فیصلے کړے دی او په هغے کښے
سل خو پریږده 70% که وائی چه دا ئے غلطے کړے وے، مونږه وایو چه بالکل

بیا نو وی نه چه خو ده مسئله دیکبنے او وو غلط ئے Majority decisions دیکبنے-----

جناب سپیکر: تھیک شوہ جی، اسرار اللہ خان گنڈا پور۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: خو چه نه وی نو بیا دیکبنے، ډیره مهربانی۔

Mr. Speaker: Mr. Israrullah Khan Gandapur, to please move his amendment.

Mr. Israrullah Khan Gandapur: Thank you, Sir. I beg to move that the proposed Section 26, as referred in Clause 3 of the Bill, may be substituted by the following, namely:

"26. Appeal--- Any employee of the Institution aggrieved by an order passed by the Management Council or Management Committee under Section 11 ar Any person aggrieved by an order passed under Section 25 may, within thirty days of passing of the Order, prefer an appeal to the Government and the Government shall within fifteen days make a decision on appeal which shall be final".

سر، مختصراً اس میں ثاقب اللہ خان نے اٹانومی کے حوالے سے بات کی اور وہ چونکہ اس انسٹی ٹیوشن کے ساتھ رہے ہیں، میں اس Aspect میں نہیں جانا چاہتا، ایک تو گورنمنٹ سے میری یہ استدعا تھی کہ ایک Proposed amendment میں تو ہونا یہ چاہیئے تھا کہ Extract جو ہے وہ سارا ہمیں دینا چاہیئے، انہوں نے سیکشن 11 اور سیکشن 25 کا حوالہ دیا ہے، بہتر یہ ہوتا کہ وہ ہمیں پتہ چلتا کہ سیکشن 11 کیا کہتا ہے اور 25 کیا کہتا ہے؟ وہ اس کے ساتھ نہیں ہے، صرف انہوں نے Composition کے حوالے سے جو Page ہے، وہ لگایا ہے۔ اس کو اگر آپ دیکھ لیں تو اس کی جو Numbering ہے وہ 6 نمبر ہے اور آگے جا کر پھر انہوں نے اپیل والا 26 لگایا ہے، تو سر، یہ دیکھیں 6 اور 26 کے بیچ بیس ایسے سیکشنز تھے، اگر وہ سارے لگا لیتے تو وہ ہمیں اور سارا ہاؤس اس کو دیکھ لیتا، جان لیتا اور وہ زیادہ کلیئر ہو جاتا، نمبر ایک۔ دوسرا سر، انہوں نے جو استدعا کی ہے اور جو میں سمجھتا ہوں تو وہ سادہ الفاظ میں یہ کہتے ہیں کہ اگر سیکشن 11 میں کوئی Decision ہوتا ہے یا 25 کے تحت، تو تیس دن کے اندر آپ اپیل کریں گے گورنمنٹ کو اور گورنمنٹ کا فائنل Decision ہو گا۔ آگے جا کے وہ کہتے ہیں "Provided that an employee of the institution may, within thirty days from the date of communication of the order in appeal, submit a review petition to

Government". سر، مجھے یہ لگتا ہے کہ یہ Provided جو فقرہ ہے، یہ ایسا ہی ہے کہ جیسے جنرل مشرف کیلئے ایک One time amendment آئین میں آئی اور باقی جو ووٹنگ کا طریقہ کار ہے، وہ آئین کا آرٹیکل 40 یا 47 جو کہتا ہے، اس کے تحت ہوں گے لیکن جنرل صاحب Show of hands یا جیسے Division کے تحت ان کیلئے ووٹنگ ہو گئی اور وہ One time amendment تھی۔ ابھی سر، Provided کو دیکھیں، Review جو Basically ہوتی ہے تو یہ اختیارات عدالتوں کے پاس ہوتے ہیں، گورنمنٹ کے پاس یہ اختیارات نہیں ہوتے کہ آپ Review میں جائیں تو اس کیلئے آپ اگر ایک Specific Clause لاتے ہیں تو گورنمنٹ ذرا مجھے Kindly یہ Explain کر کے دے کہ آپ Review میں کیوں، کیونکہ مینجمنٹ کونسل نے Decision لے لیا، اب اوپر اپیل ہو گئی گورنمنٹ کو اور جب گورنمنٹ کو اپیل ہو گئی تو اس کے بعد اگر وہ Agree ہو گئی تو ٹریبونل میں جائیں، یہ کیا ہے کہ Provided ڈال کر آپ کہتے ہیں کہ نہیں گورنمنٹ Review بھی کر سکتی ہے تو یہ مجھے Specific Case کی امینڈمنٹ دکھائی دیتی ہے، اگر گورنمنٹ اس کو Explain کر لے کہ اس کے پیچھے کیا حقائق ہیں؟ تھینک یو، سر۔

جناب سپیکر: جی، آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

جناب محمد عالمگیر خلیل: سر، یو منټ، زما هم ریکویسټ دے-----

وزیر قانون: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی عالمگیر خان! اودریږه یو منټ چه هغه هم واورو۔ جی، عالمگیر خان خلیل صاحب۔

جناب محمد عالمگیر خلیل: ډیره شکریه۔ جناب سپیکر صاحب، کومه خبره چه ثاقب خان اوکړه او زه پخپله کے تی ایچ کبنے د مینجمنټ کونسل ممبر یم، کے ایم سی او دا کے سی ډی، دلته پکښے دوئ سره، زه خو خپل ځانی د ټولو نه ورسره مخالف یم خو بس هغه وخت کښے ما پکښے امینډمنټ څه نه دے کړے او دوئ پکښے دا راوستی دی۔ زه به تاسو ته سپیکر صاحب، یو دغه اوکړمه، سپیکر صاحب څنګه چه ثاقب خان اووئیل نو زه به دا اووایم چه د ایم سی په دور کښے ټیچنګ سټاف شوے دے، ایس آرز شوی دی، اے پیز شوی دی، ایسوسی ایټ پروفیسران شوی دی، پروفیسرز شوی دی، ما ته د یو مثال دوئ راکړی چه مینجمنټ کونسل

غلطه فیصله کړے ده او د هغے خلاف هغوی تلی دی؟ دلته صرف او دا یو شے ، دا اجاره داری چه د بیوروکریسی یو اجاره داری ده او په دے دغه باندے اجاره داری خپله قائمه ساتل غواړی۔ ما خو تاسو ته اووئیل چه په دیکښے چه څومره کسان تقریباً د ګورنمنټ دی خو ګورنمنټ Nominate کړے وو، مونږ د Government Representative یو خو لکه دلته دوئ د اپیل خبره اوکړه نو ما خو ورته اووئیل چه تقریبا More than hundred کسان اوسنی په د 2008 او 2009 د جون تر مینځه پورے اوشو، په کے ټی ایچ کښے ، په کے سی ډی کښے او په کے ایم سی کښے به ما له یو مثال راکړئ چه یو پروفیسر یا یو اسسټنټ پروفیسر یا یو ایس آر یا سبا له هم انټرویو ده، سبا له هم په کے ټی ایچ کښے انټرویو ګانے دی د ایس آر او چا خو هم داسے او نه وئیل چه څه ظلم شوے دے او بیا د هغے ځائے شته کنه، په دے ځائے کښے به یو اپلیټ عدالت جوړ شی، په کے ټی ایچ کښے ، د خود مختارئ مطلب څه شو، د خود مختاره ادارے مطلب څه شو چه خود مختاره اداره د کړه نو د هغے چیف ایګزیټیو له تنخواه ورکړه او د هغے نه پس بیا ته راولے چه دا پکښے راوله، دا راوله ، مونږ خو په دے نه پوهیږو، زه خو تقریباً خپل ځانی مخالف یم او منسټر صاحب به د سوال جواب ورکړی او بیا نور به ورپسے وایو۔ ډیره مهربانی۔

<u>جناب سپیکر:</u> دا دو نمبر څه شے دے جی؟ جی، آنریبل لاء منسټر صاحب۔

<u>وزیر قانون:</u> داسے ده جی، کافی بحث پرے اوشو، ټولو نه مخکښے به د هغوی امنډمنټس واخلو نو په هغے کښے زما خیال دے اسرار الله خان چه کوم دے د دوئ More or less نور ګورنمنټ چه کوم امنډمنټس راولی، هغے سره In principle agree except دوئ دا وائی چه یره Within fifteen days، نو زما دا دوه ګزارشات دی چه یره دا به It would be burdensome on the government ځکه چه Within fifteen days تاسو او ګورئ او اول خو حکومت دا غواړی چه خپله کارکردګئ کښے ئے بهتری راشی او کومه فیصله چه په یو ورځ کښے کول غواړی نو په یو ورځ کښے د اوشی او که په میاشت کښے ئے کول غواړی نو په میاشت کښے د اوشی خو ټرانسفر / پوسټنګ په هیلتھ ډیپارټمنټ کښے ، ایجوکیشن کښے ، تاسو اوګورئ یو یو ټرانسفر له یو یو

میاشت مونږ ټول تاسو انتظار کوؤ نو لږ مشکلات دی، Capacity هغه نشته نو Fifteen days کښے دغه لږ مشکلات دی نو دا به زما گزارش وی تاسو ته چه یره دا تاسو واپس واخلئ، دے د پاره Thirty days دی، انشاء اللّٰه Within thirty days به ئے دوئ کوی۔ باقی د ثاقب خان اړخ ته به راشو جی۔۔۔۔

جناب سپیکر: Thirty days تاسو وایئ چه Thirty days کښے به Decision کوئ؟

وزیر قانون: جی، د Decision د پاره۔۔۔۔

جناب سپیکر: اپیل، Decision۔۔۔۔

وزیر قانون: اپیل به او کړی، هغه چه Within thirty days کښے Receive شی نو هغے باندے به فیصله خو لکه څه Reasonable time کښے به ئے کوی، د هغے د پاره څه دغه نشته لکه چه یره دا Unnecessary هر یو کیس خو سیکرټری صاحب یا چیف منسټر او بعضے کیسونه چیف منسټر صاحب ته به ځی، بعضے به لکه چیف سیکرټری صاحب ته راځی نو ضروری خو نه ده چه هغه ټول خلق بعضے چه وی نو ضروری خو نه ده چه د دوئ دا سوچ وی چه یره دا اپیلونه خلق اوکړی نو دا به مونږه پینډنگ ساتو او دے باندے به فیصله نه کوؤ۔ مونږ خو د بهترئ د پاره یو اپیلیټ فورم راغوښتل غواړو د هسپتالونو په اټانومی باندے به د دے هیڅ قسمه اثر نه وی او دا یو ډیر غلط Impression دے چه یره د هسپتال چه کومه اټانومی ده نو دا به په یو لحاظ سره په یو شرط باندے به هغوی سره اوشی، دا بالکل غلطه خبره ده چه مونږه دا وایو چه یو سړے Compromise شو، منیجمنټ کونسل یو فیصله اوکړه نو تاسو اوگورئ جی د هر عدالت د پاسه یو بل عدالت، بیا یو بل عدالت، د سول کورټ نه پس ډسټرکټ کورټ بیا هائی کورټ بیا سپریم کورټ او بیا سپریم کورټ سره د Review، نو کم از کم پینځه اپیلیټ اورReview forums یو سړی ته عام حالات کښے Available دی۔ دے وخت کښے مینجمنټ کونسل والا چه کوم ممبران زمونږه ورونړه دی، دوئ دا وائی چه یره مونږ کومه فیصله اوکړو، دا به اخرینئ فیصله وی او مونږ د بل چا فیصله نه منو، نو زما په خیال مونږ لهPositive سوچ پکار دے، دا سوچ پکار دے چه یو سړے دے هغه، ځکه چه مونږه انسانان یو او کیدے

شی په سلو کښې لس کم سل فیصلے مونږ ټھیک اوکړو او کیدے شی چه لس رانه غلطے اوشی نو د هغے لسو دپاره د اپیلیټ یو فورم پکار دے۔ اوس چه کومے فیصلے دے خلقو کړے دی، هغه دے وخت کښے هائی کورټ کښے Pending writ petitions دی، روزانه د هیلته ډیپارټمنټ افسران، سیکرټری لیول خلق هائی کورټ والا In person راغواړی نو زمونږ دا سیکټریان او ایډیشنل سیکرټریان غریبانان د سحر نه واخله تر ماښامه پورے په عدالتونو کښے ناست وی نو دا یو دغه دے چه کم از کم د اپیل حق چا له ورکوی، چه یو سړے Aggrieved شی نو د اپیل او د Review یو حق خو پکار دے چه هغه ته ملاؤ شی کنه، اپیلیټ فورم خو دے د پاره دے چه یو سړے د فیصلے نه خوشحاله نه وی او هر هغه ځائے کښے چه کوم ځائے کښے Competing interest راشی، تاسو Civil litigation اوګورئ، Criminal litigation اوګورئ، هلته دوه پارټیز وی، چه د چا خلاف فیصله راشی نو هغه وائی چه یره ما سره زیاتے اوشو او کیدے شی عدالت همیشه هم ټهیک فیصله کوی خو چه کوم سړے بائیلی نو هغه وائی چه یره ماسره زیاتے اوشو، هغه له بیا یو فورم پکار وی چه بل فورم هم هغه ته اووائی چه نه دا فیصله د مینجمنټ کونسل ټهیک وه نو دوئ له هیڅ قسم په دے باندے Apprehensions نه دی پکار، که دوئ ټهیک فیصله کړے وی، که ګورنمنټ ته اپیل کښے هم څوک راشی نو ګورنمنټ به هم ورته وائی چه بالکل دا خو ټهیک فیصله شوے ده او که د دوئ فیصلے کښے څه لږ ډیر غلطی پاتے شوے وی یا څه کمے پکښے پاتے شوے وی نو هغه به ګورنمنټ ټهیک کړی او بیا جی Ultimately دا ګورنمنټ چه هغه ټولو ډیپارټمنټس ته فنډنګ ورکوی او دا ټول نظام چلوی نو که مونږ دا وایو چه ګورنمنټ ته د اپیلیټ فورم حق نه دی ورکول پکار نو زما په خیال دا زیاتے دے، نو د ثاقب الله خان دا امنډمنټس مونږ نه سپورټ کوؤ او مونږ چه کوم Proposed amendments راوستی دی، هم په دے شکل کښے مونږه دا وړاندے کوؤ جی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈا پور: جناب سپیکر۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، اسرار اللہ خان۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، گورنمنٹ چونکہ میری امینڈمنٹ کے ساتھ In principle جیسا کہ انہوں نے کہا کہ ہم Agree کرتے ہیں، پہلے تو میری یہ خواہش ہو گی کہ Fifteen days، وہ سر، میں نے اس وجہ سے لکھا ہے کہ جب آپ ٹریبونل میں جاتے ہیں تو بعض اوقات آپ کی جو اپیلیں ہوتی ہیں تو وہ Time barred ہو جاتی ہیں اور گورنمنٹ آپ کو جواب نہیں دیتی اور وہاں پر آپ اپیل نہیں کر سکتے جب تک آپ کے پاس گورنمنٹ کا Decision نہ ہو، تو وہ میں نے Fifteen days اس وجہ سے لکھے ہیں تاکہ ان کی جو اپیلیں ہیں وہ time barred نہ ہوں اور میں تو یہ چاہونگا کہ Fifteen days ہی، Suppose گورنمنٹ اگر پھر بھی یہ سمجھتی ہے کہ یہ Possible نہیں ہے تو خیر اس کو آپ Thirty days تک بڑھادیں لیکن کم از کم ایک ٹائم فریم ہونا چاہیئے جس میں ایمپلائز کو یہ جواب دینا چاہیئے اور گورنمنٹ جوابدہ ہو تاکہ وہ آگے جا کر اپیل کر سکے۔

جناب سپیکر: جی، ثاقب اللہ خان۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، ډیره مهربانی۔ جناب سپیکر صاحب، د یوے خبرے Clarification زه کول غواړم چه دا زما د پاره یا زمونږ د ملګرو د پاره زمونږ خبره نه ده چه دا مونږه فیصله کړے ده او مونږ د خپلے فیصلے د پاسه بل ځوک نه منو، دا جی د مینجمنټ کونسل فیصله ده او په هغے کښے به زه سبا یم او که نه به یم او که فرض کړه په دغه باندے دوئ خبره کوی نو زه دا ایشورنس اوس ورکوم چه زه نن استغفیٰ ورکوم، دوئ د دا دغه اوکړی چه دا زمونږ قیصه ترینه ختمه شی۔ خبره جی مونږ دے باندے نه کوؤ، خبره به کوؤ د Principle۔ دا اتهارټی مخکښے ګورنمنټ سره وه که نه وه؟ دا 1947 نه دا انسټی ټیوشنز چه جوړ شوی دی، دا اتهارټی چا سره وه؟ ګورنمنټ سره وه۔ دا یو لاء باندے چه کله دا مسئلے جوړیدے نو بیا ئے مینجمنټ کونسل جوړ کړلو، Autonomous bodies ئے جوړے کړلے او دا خالی پراونشل سبجیکټ نه دے، دا پرائیویټائزیشن کمیشنے چه جوړېږی لګیا دی او دا نور چه جوړېږی، په هیلتهـ کښے نه دا ټول مونږ چه اټانومی انسټی ټیوشنز له ورکوؤ نو دا ولے ورکوؤ؟ دا ځکه ورکوؤ چه Bureaucratic hindrances چه دی، Red-tapizm هغه دومره دغه دی۔ بل به زه لاء منسټر صاحب ته ډیر Respectfully یو بله خبره کومه چه د منیجمنټ کونسل د Decision د ډیفنس د پاره ګورنمنټ نه ځی جی، د منیجمنټ

کونسل خپل سیټ اپ شته دے ، په هغے کښے لیګل سیټ اپ شته دے ، هغه ځی او خپل ډیفنس کوی۔ بل یو دریم Contradiction هم دے جی، اسرارالله ګنډاپور صاحب وائی چه ډیر زیات ټائم دے او په پندره ورځو کښے دا نه شی کیدے ځکه چه نور کارونه دی۔ مونږ ته پته ده چه نور کارونه دی نو چه کله تاسو دا ټولے مینجمنټ کونسلے راواخلئ او د دوئ دا ټولے فیصلے ځی نو دا به بیا ټائم نه اخلی؟ بیا خو په دیرش ورځو کښے نه چه په شپږ میاشتو کښے هم نه کیږی۔ جناب سپیکر صاحب، خبره دا نه ده چه زمونږ یو خبره داسے ده چه مونږ ته مخکښے اووائی په فګرز باندے چه آیا دومره ځل هائی کورټ زمونږ فیصله نه ده منلے ، ایپلیټ فورم خو شته دے کنه جی۔ هائی کورټ نه دے ، سروس ټریبونلز نه دے ، سپریم کورټ نه دے ؟ دا خو جی تاسو بیا که دا خبره داسے وی چه دا د ستر سال نه، د دومره وخت نه چه ګورنمنټ به دا انسټی ټیوشنز چلول او تباه شو، د Red-tapizm د وجے نه تباه شو، د دے د وجے نه فیصلے په ایجوکیشن کښے اوشوے ، په هیلتھ کښے اوشوے ، په نور کارپوریشنز کښے اوشوے او هم حکومت Autonomous status ورکړے دے ، ایجوکیشن ډیپارټمنټ له، هیلتھ ډیپارټمنټ له نو بیا دا ولے کوئ سر؟

جناب سپیکر: ٹھیک شوه جی۔ ستاسو پوائنټ پوره Explain شوجی، تاسو خپل پوائنټ پوره Explain کړو۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: نو زه سر، ریکویسټ کومه۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اسرار خان هم Explain کړو، زه ئے اوس هاؤس ته Put کومه۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: زه ریکویسټ کومه چه دا کمیټئ ته اولیږئ او په هغه کمیټئ کښے د خیر دے معلومات اوکړی چه مونږ ته خو فګرز راشی چه دا څومره دی او څومره نه دی؟

جناب سپیکر: جی، آنریبل لاء منسٹر، آنریبل لاء منسٹر صاحب کا مائیک آن کریں۔

وزیر قانون: په دیکښے سر، زما خیال دے چه د ګنډاپور صاحب چه کوم Suggestions وو، هغے سره به مونږه Agree شو، Thirty days، Mutually به دغه کوؤ چه اپیل راشی نو د هغے فیصله به په Thirty days کښے کیږی۔

جناب سپیکر: دا Reasonable دے۔

وزیر قانون: او جی، په دے به ورسره Agree شو۔

جناب سپیکر: د گنڈاپور صاحب امینڈمنټ سره تاسو Agree یئ؟

وزیر قانون: جی، Agree کوؤ خو Thirty days, not fifteen days۔

Mr. Speaker: Okay. Thirty days, not fifteen days.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: وہ Verbal amendment ہو جائے We have to read it۔

جناب سپیکر: ابھی Change کریں گے نا، Okay۔ دا وړومبے امینڈمنټ چه کوم د ثاقب اللہ خان دے، د دے سره آنریبل منسټر صاحب تاسو Agree یئ؟

وزیر قانون: نه جی، دا مونږ نه سپورټ کوؤ۔

جناب سپیکر: اوس زه د هغوی هغه Put کومه هاؤس ته۔ The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Member Mr. Saqibullah Khan may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes and those against it may say 'No'.

(The motion was defeated)

Mr. Speaker: The 'Noes' have it. The amendment is dropped.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: گنتی ئے اوکړئ جی۔

جناب محمد عالمگیر خلیل: دا اوشمارئ جی، 'Yes' والا ډیر دی۔

جناب سپیکر: اچھا آپ Challenge کرتے ہیں؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: او جی۔

جناب سپیکر: اچھا، جو ثاقب اللہ کی امینڈمنٹ کے حق میں ہیں وہ کھڑے ہو جائیں اپنی سیٹوں کے سامنے۔ Count down, please۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

Mr. Speaker: Eight, only eight. Now those who are against it, may stand up before their seats. Countdown, please.

(The motion was defeated)

Mr. Speaker: (Against 35); the 'Noes' have it. The amendment is dropped. Now Israrullah Khan Gandapur Sahib.

ان کی امینڈمنٹ کی طرف آتے ہیں۔ دوئ Thirty days موؤ کړو۔

Those who are in favour of the amendment moved by the honourable Israrullah Khan Gandapur, for thirty days, may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The amendment moved by the honourable Israrullah Khan Gandapur, is adopted and stands part of the Bill; for ‘thirty days’.

Minister for Law: Sir, Proviso and Preamble-----

Mr. Speaker: اس طرف میں آرہا ہوں نا۔ Preamble also stands part of the Bill. Proviso also stands part of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت طبی ادارے اور حفظان صحت امور کی انجام دہی، مجریہ 2010 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: ‘Passage Stage’: The honourable Minister for Law, to please move that the NWFP Medical and Health Institutions and Regulation of Health Care Services (Amendment) Bill, 2010, as amended, may be passed. Honourable Minister for Law.

Minister for Law: Thank you, Sir. Sir, on behalf of Minister for Health, I wish this august House may pass the NWFP Medical and Health Institutions and Regulation of Health Care Services (Amendment) Bill, 2010, with amendment of ‘thirty days’.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the NWFP Medical and Health Institutions and Regulation of Health Care Services (Amendment) Bill, 2010, with amendment of ‘thirty days’, may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Bill is passed.

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر-----

جناب سپیکر: جی، منور خان صاحب۔

غیر رسمی کارروائی

جناب منور خان ایڈوکیٹ: میں سر، آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ ایک دو مہینے پہلے میں نے یہ ایشو یہاں پر اٹھایا تھا کہ لکی ہسپتال سے ایک ڈاکٹر فلک ناز اغوا ہوا ہے۔ سر، تقریباً دو مہینے ہو گئے ہیں اور آج شاید میں نے اخبار میں بھی دیکھا ہے کہ یہاں پر ڈاکٹرز یونین کے پریذیڈنٹ نے بھی کل پریس کانفرس کی تھی کہ اگر ڈاکٹر فلک ناز کو Recover نہیں کیا گیا تو یہاں ہم پشاور میں بھی جو ایمرجنسی ہے اور باقی جو ہسپتال ہیں، اس میں ہم ہڑتال کریں گے تو میں یہ کہتا ہوں کہ دو مہینے ہو گئے ہیں، ایک ڈاکٹر اغواء ہو چکا ہے اور بالکل Identify ہے کہ کس ایریا میں ڈاکٹر صاحب کو بٹھایا گیا ہے؟ میں، جناب سینیئر منسٹر بشیر بلور صاحب بیٹھے ہیں، ان سے کہ Kindly وہاں پر جو انتظامیہ ہے، ڈی پی او ہے یا ڈی ائی جی ہے، ان پر اگر تھوڑا سا پریشر ڈالیں، اس گھر پر، اس خاندان پر کیا گزر رہی ہو گی کہ دو مہینے سے وہ ڈاکٹر صاحب ابھی تک Recover نہیں ہوئے اور وہاں کی اید منسٹریشن اور وہاں کی جو انتظامیہ ہے، وہ بالکل خاموش بیٹھی ہے، جب تک آپ اسکو Ransom کے پیسے نہیں دیتے تب تک ڈاکٹر نہیں آ سکتا تو کیا ہم اسی طرح، یہ لوگ جو ڈسٹرکٹ میں بیٹھے ہوئے ہیں اور اتنی تنخواہیں گورنمنٹ سے لے رہے ہیں تو پھر ٹھیک ہے، پھر ہمیں ان لوگوں کے پاس جانا چاہیئے لیکن یہ جو ان لوگوں کو ہم تنخواہیں دے رہیں، پھر یہ کیوں ان کو دے رہے ہیں؟ کم از کم دو مہینوں میں انہوں نے اس کو Recover نہیں کیا اور اس کا کوئی پتہ نہیں لگایا بلکہ ان کو معلوم بھی ہے۔ یہاں پر جن بندوں نے اس کو اغواء کیا ہے، اس پر Raid ہو چکا تھا اور وہاں سے انہوں نے بندوں کو بھی Recover کیا تھا، اس کے بھائیوں کو انہوں Arrest کیا تھا، اب اس کے بھائی جیل میں ہیں، اب وہ ان سے کہہ رہا ہے کہ جب تک آپ میرے بھائی کو رہا نہیں کرتے تو ہم ڈاکٹر آپ کو نہیں دے سکتے، تو سر، ایڈمنسٹریشن والوں کو معلوم بھی ہے کہ فلاں بندوں نے ان کو اغواء کیا ہے اور فلاں جگہ اس کا گھر ہے اور اور یہ ابھی تک اسی طرح بیٹھے ہیں، تو یہ میری گورنمنٹ سے ریکویسٹ ہے کہ وہاں کی جو ایڈمنسٹریشن ہے، اس پر تھوڑا پریشر ڈالا جائے تاکہ ڈاکٹر صاحب Recover ہو سکے۔

جناب محمد زمین خان: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی زمین خان صاحب۔

جناب محمد زمین خان: ډیره مهربانی۔ جناب سپیکر، منور خان صاحب چه کومه مسئله اوچته کړه نو هم د دے سره Related د دے په شان واقعه، زمونږ ملاکنډ

ایجنسئ کښے د درګئ خواؤ شا پلئ، په دیکښے هم زمونږ د ټول ملاکنډ ډویژن د خلقو زندګی، د دے علاقے چه کوم دغلته شرپسند چه د پخوا راسے راغی او ناست دی، ډیره دی دلته، ډاکوان، مجرمان، قاتلان دغلته ناست دی او په دغه لار باندے چه څوک تیریږی نو د غریبو خلقو ژوند ئے اجیرن کړے دے۔ دغه شان یو واقعه جی، زه ستاسو په وساطت د دے ټول ایوان توجه د 5 تاریخ اخبار دے، د'آج' اخبار په Back page باندے چه هغه ورځ تیمرګره کښے "*کرنسی تاجر سے چھیاسٹھ لاکھ روپے لوٹ لئے گئے*"۔ چھیاسټھ لاکھ روپئ، یو سړے په ګاډی کښے تلو او هلته کښے ترے ډاکوانو په بازار کښے په رڼړا ورځ باندے په ډک بازار کښے د خلقو، دغه ځائے ته ډاکوان راغلل او د ټوپک په نوک باندے ئے ترے پیسے واغستے او ګاډے ئے ترے هم اغواء کړو او دوئ ئے هم اوتښتول، بیا ئے دوئ په دغه ځائے کښے چرته د اګرے طرف ته بوتلی وو او دوئ ئے پریښودل، ګاډے ئے هم پریښودو او پیسے ئے ترے یوړلے نو تر اوسه پورے جی نه د هغه ګاډی پته اولګیده او نه د هغه پیسو پته اولګیده۔ جناب سپیکر، دغه ځائے کښے دا اغواء کار، دا بدنام زمانه چه کوم خلق دی نو دلته د پخوا راسے آباد دی خو حکومت په ټوله صوبه کښے مختلف آپریشنے اوکړے خو دغلته چه کوم دا اغواء کار دی یا دغلته کښے چه کوم ډاکوان دی، قاتلان دی یا نور قانون شکن خلق دی نو هغوی دغلته آباد دی خو حکومت ورته هیڅ هم نه وائی نو دیکښے زما ګزارش دا دے چه یره دغه کومه ډاکه شوے وه نو دغه خلق د ګرفتار کړے شی او دغه پیسے د برآمد کړے شی او د دے نه علاوه زه وایم چه دغه ځائے کښے د آپریشن اوکړی چه یره د دغه خلقو صفایا اوشی او چه د دے خلقو ژوند لږ اسان شی۔ ډیره مهربانی۔

<u>جناب عبدالستار خان:</u> *جناب سپیکر صاحب۔*

<u>جناب سپیکر:</u> جی ستار خان صاحب، تاسو هم په دے، دا د هری چند، سخاکوټ ایریا باندے خبره کوئ؟

<u>جناب عبدالستار خان:</u> *میں اپنے ایک اہم، اس۔۔۔۔*

<u>جناب سپیکر:</u> *یہ ایک ایشو* Resolve *ہو جائے تو اس کے بعد دوسرا اٹھائیں گے۔*

جناب عبدالستار خان: میں ہاؤس کے سامنے رکھتا ہوں، چونکہ یہ ایک مکمل اور Important مسئلہ ہے، میرا اپنا مسئلہ نہیں ہے، یہ ہمارے صوبے کی ایک بات ہے جو اس وقت ہم Face کر رہے ہیں۔ میرے خیال میں اس پر بہت مہینے پہلے ڈسکشن بھی ہوئی تھی اور اس وقت ہم اس چیز کو اس کیس کو ہار رہے ہیں، جس پر میں نے ایک تحریک التواء بھی لائی تھی لیکن بد قسمتی سمجھوں گا کہ آپ کے آفس سے اس پر کچھ اعتراضات لگ کر واپس کی گئی۔

جناب سپیکر: جی، یہ کس چیز پر ہے؟

جناب عبدالستار خان: سر، یہ مسئلہ ہے، ایک ہمارے اس ضلع میں بھاشا ڈیم کے حوالے سے کوئی مسئلہ اٹھا ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ ابھی دو منٹ کیلئے آپ رک جائیں، یہ والا ایشو ضروری ہے اور یہ منور خان اور زمین خان نے اٹھایا ہے۔

جناب عبدالستار خان: ہاں، میں وہی Important بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: انور خان صاحب، انور خان صاحب کا مائیک آن کریں۔

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب، زمونږ د ملاکنډ ایریا نه ډیر غریب خلق بهر ملکونو ته، سعودی عرب ته، دبئی ته او نورو ملکونو ته ځی او هلته د درے، درے او څلور کاله مزدورئ نه پس چه واپس راځی نو په پشاور ائرپورټ کښے ورسره کسټم والا هم زیاتے کوی او هغوی سره درے درے، څلور څلور بیګونه وی او په لاره ئے پولیس والا هم تنګوی نو د هغه نورو ډاکوانو نه علاوه ایکسائز والا او پولیس والا هم هغوی ډیر زیات تنګوی، هغوی غریبانان خو مزدورئ له ځی او چه واپس راشی نو دلته ورته دا دومره مسئلے وی۔ هغوی دا خبره مونږ ته بیا بیا وئیلے وه چه دا زمونږ مسئله تاسو په فلور باندے اوچته کړئ۔ جناب سپیکر صاحب، دغه خلق چه د دے ملک د پاره ځی او بهر زمونږ د پاره ډیره نیک نامی کوی، په سعودی کښے محنت مزدوری کوی او دے ملک ته قیمتی زرمبادله راوړی او په مونږ باندے د بے روزګارئ چه کوم Burden دے نو هغه په مونږ باندے کمیږی، دا خلق هلته محنت مزدوری او بیا راشی چه د دے ائرپورټ په ګیټ باندے شروع شی او د کور پورے پولیس ډیپارټمنټ، ایکسائز ډیپارټمنټ او مختلف خلق ئے لارو کښے اودروی او ورته وائی ته د

سعودی عرب نه راغلے ئے نو دا سامان به د زه تهول کهلاؤمه، زه به ئے تهول چیک کومه نو ده به د سعودی نه څه شے راوړے وی، هیروئن خو د سعودی نه نه راځی، شراب خو څوک د سعودی نه راوړی خو خپلو بچو له او خپلو عزیزانو رشته دارو له به ئے چرته څه تحفے راوړے وی نو دغه مے ریکویسټ دے او ستاسو په توسط باندے زه دا عرض کومه چه تاسو دے ډیپارټمنټ ته یو هدایت اوکړئ چه سینیئر مشران زمونږه راشی چه کوم خلق محنت مزدوری کوی او۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: نور سحر بی بی۔

<u>جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ</u>: او دوئ چرته نور نه تنګوی په دے لارو کښے او چه سیدها دا غریبانان خپل کور ته ځی۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی، ما وئیل که تاسو هم د ملاکنډ دا خبره کوئ، جی نور سحر بی بی۔

<u>محترمہ نور سحر</u>: جناب سپیکر صاحب، بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا۔ یہ بات میں پہلے بھی High lightکرچکی ہوں، چونکہ میرے خیال میں یہ اسمبلی اختتام پذیر ہو رہی ہے اور ایک دو دن ہوں گے تو ختم ہو جائے گی، پنجاب حکومت کے وزیر قانون نے اسمبلی اجلاس پنتیس دن منعقد ہونے پر اسمبلی ملازمین کیلئے ایک اضافی تنخواہ کا اعلان کیا تھا، ہمارے وزیر قانون تو خیر اتنا دل گردہ رکھنے والے نہیں ہیں لیکن پھر بھی میں ان سے اور آپ سے ریکویسٹ کرتی ہوں کہ یہ ملازمین جو ہمارے، دو ڈھائی مہینے کا اجلاس چلا ہے، یہ صبح آٹھ بجے سے لیکر رات دس بجے تک ڈیوٹی دیتے رہے ہیں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔

<u>محترمہ نور سحر</u>: یا ان کیلئے اضافی تنخواہ کر دیں یا ان کیلئے Diet allowanceکر دیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: ٹھیک ہے، نور سحر بی بی! آپ ایسی بات کرتی ہیں نا، ایک ایشو چالو ہے اور اس پر بات ہو رہی ہے اور آپ دوسری طرف Divertکرتے ہیں۔ Kindly جو اہم ایشولاء اینڈ آرڈر پر چل رہا ہے تو خالی اسی پر بات ہونی چاہیئے۔ آپ بیٹھ جائیں۔ جی، بشیر بلور صاحب۔

<u>جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}</u>: ډیره مهربانی۔ جناب سپیکر صاحب، زه شکر ګزار یمه۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: یہ جو ملاکنڈ، ہری چند، سخاکوٹ کی بات ہوئی تو اسی پر بات ہو جائے جی۔

سینیئر وزیر (بلدیات): جی، منور خان صاحب چه څنګه او فرمائیل۔۔۔۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: جناب سپیکر صاحب، زه لږه خبره۔۔۔۔

جناب سپیکر: دغه به بیا وروستو اووایئ، او۔

سینیئر وزیر (بلدیات): یو ډاکټر صاحب پرے خبره اوکړه، جی، بالکل دا مونږ منو چه لا ء اینډ آرډر سیچویشن چه دے او دا اغواګانے چه دی نو دا بالکل ناجائزه دی او پکار نه دی خو دوئ ته مخکښے هم ما وئیلی وو او د هغے نه پس خبره په فلور آف دی هاؤس ما کړے وه نو بیا ما ډی سی او سره هم خبره کړے وه خو بدقسمتی دا ده چه دا زمونږ Tribal territory ده او فاټا کښے ده نو حالات داسے دی او دے باندے زه دوئ ته دا تسلی ورکوم او زه به ګورنر صاحب سره هم سبا خبره اوکړم چه یره هر څنګه چه وی پکار ده چه مونږ د هغے د پاره کوشش اوکړو۔ دا ستاسو علم کښے ده چه زمونږ دلته افغان ایمبیسډر صاحب اغواء شوے دے او اوسه پورے مونږ پیدا نه کړو، هغه داسے علاقو ته تلے دے، بل ورسره مونږ دلته Iranian Counsel General کامرس والا پکښے اغواء شوے دے او مونږ کوشش کوؤ خو دا د صوبے حالات تاسو ته پته ده، شپږ میله پس زمونږ هغوی باندے اثر نه پریوځی، زمونږ پولیس نه شی تلے، زمونږ لا ء اینډ آرډر سیچویشن چه دے نو هغه داسے دے چه زمونږ د شپږ میله نه پس اختیار نشته، زمونږ د حکومت Writ هلته نشته، هغه فاټا سره تعلق لری او مونږ به انشاء الله ګورنر صاحب سره خبره کوؤ چه د دوئ د دے خبرے څه بندوبست اوشی او بیا زمین خان خبره اوکړه چه ډاکے پریوځی د سخاکوټ سره او د هری چند او د دے علاقو سره نو د دے د پاره هم، مردان کښے چه چرته داسے اغواء کیږی یا چرته ډاکه کیږی۔۔۔۔

جناب سپیکر: شاہ حسین صاحب! ذرا سیریس ہو جائیں، آپ کی ڈویژن کی بات ہو رہی ہے اور آپ اس وقت Disturbance پیدا کر رہے ہیں۔

سینیئر وزیر (بلدیات): دا کوم هر څه چه کیږی مردان کښے چه کوم ډاکے پریوځی، مردان کښے چه کوم زیاتے کیږی، اغواء کیږی نو هغه ټول د سخاکوټ او د دے علاقو نه دا خلق راځی نو دا د حکومت په نظر کښے شته او انشاء الله مونږ

کوشش کوؤ چه د هغوی خلاف دا سے ایکشن واخلو چه دا کوم خلق او زمونږ فاټا چه ده، هغه زمونږ دومره کنټرول کښے ده چه هغه حکومت پرے ایکشن اغستے شی، هغه به گورنر صاحب ته خواست کوؤ چه هغے باندے مونږه ایکشن واخلو او انشاء الله مونږ دا کوشش کوؤ خو ستاسو په علم کښے ده، دا هری چند شو او ملاکنډ شو، په دے علاقو کښے دا سے حالات شته چه دا اغواګانے او دا غلا او دا ډاکوان چه دی نو دا ډیر زیات دی او خاص کر د موټرو شوکے ډیرے زیاتے کیږی او مونږ کوشش کوؤ چه تاسو اوګورئ چه مونږه دومره لوئے Insurgency نه تیر شو نو لږ حالات مونږ سره دا سے دی چه هغه مونږ دا دعویٰ نه کوؤ چه مونږ سو فیصد او یا اسی فیصد زمونږ حالات نارمل دی خو دا دعویٰ کولے شو د خدائے فضل دے چه ستر فیصد حالات نارمل دی او انشاء الله دا مونږ بالکل تسلی ورکوؤ دے هاؤس ته چه مونږ به کوشش کوؤ چه دا کوم خلق، ډاکټر فلک ناز صاحب، مونږ ډیرو ته تلی یو، هلته هم دوئ دا خبره کړے وه، هلته هغه ډاکټر انو خبره کړے وه، سی ایم پخپله موجود وو، په هغے کښے سی ایم هم تسلی ورکړے وه چه مونږ خپل کوشش کوؤ خو اوسه پورے خبره، انشاء الله کوشش به کوؤ چه زر تر زره هغه هم واپس راشی او دا چه کومے ډاکے دی او چه کومے پیسے ترے خلقو اغستے دی، سپیکر صاحب! زمونږ پیښور ښار کښے هغه بله ورځ دلته نه تقریباً پینځه دیرش لکهه روپئ خلقو نه اغستے شوے دی او هغه مونږ موټر هم نیولے دے، سړی مو هم نیولی دی او هغه سړے هسپتال کښے وو، مونږ هلته هغه نیولے هم دے او حکومت خپل طرف نه پوره کوشش کوی او انشاء الله زه یقین دهانی ورکوم چه زر تر زره دا مسائل به انشاء الله حل شی۔ ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: شکریه جی۔

مجلس قائمہ برائے داخلہ و قبائلی امور کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Mr. Shah Hussain Khan, to please present the Report of the Standing Committee No. 13 on Home and Triable affairs. Mr. Shah Hussain Khan, Please.

Mr. Shah Hussain Khan: Thank you, Mr. Speaker. I beg to present the Report of the Standing Committee No. 13 on Home and Triable affairs department in House.

Mr. Speaker: The Report stands presented.

جناب جعفر شاہ: جناب سپیکر صاحب، مونږ ته په دے باندے لږ د خبرو کولو موقع را کړئ۔

جناب شمشیر علی: جناب سپیکر صاحب،اس میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: د مونځ ټائم شوے دے ، د مونځ ټائم ته هم او ګورئ۔

آوازیں: سر، په دے رپورټ باندے زمونږه تحفظات دی۔

(شور)

Senior Minister (Local Government): Mr. Speaker, that will be not binding on the government if some body says 'No'.

تاسو ئے Put کړئ هاؤس ته او دا د کمیټئ رپورټ چه دے کنه جی، نه تاسو خالی 'No' او کړئ۔

جناب سپیکر: دا صرف Present شو جی۔

سینیئر وزیر (بلدیات): Present کوی ئے خلق خو مونږ Agree۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: The Report only stands presented.

سینیئر وزیر (بلدیات): Presented خو مونږ د پاره خلق۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا به بیا Adoption د پاره په ایجنډا راولو، دغه به کوؤ، هغه پروسیجر ئے لا وروستو دے جی۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): سپیکر صاحب، یو خبره کوم، ما له په دے باندے یو منټ را کړئ او د دے نه به کنفیوژن پیدا کیږی، دا بله خبره ضروری ده دیکښے چه کوم هغه Already table شوے ده او په هغے کښے د سوات خبره شوے ده چه یره د سوات نه پوستونه اغستی شوی دی Already چه کوم دے نو هغوی دا مسئلے نه منی او ورسره دا خبره نو که تاسو دا خلق واورئ ځکه چه پریس ته به ځی، دا خبره به خوریږی نو دا یو غلط فهمی به پیدا کیږی، Already په سوات کښے ډیرے مسئلے دی او ډیر په مشکله باندے دا صورتحال قابو شوے دے که هغوی ته دا Message لاړ شی چه هغوی زمونږ نه سیټونه اخلی او بل چا له ئے ورکوی نو دا به ډیر Bad impression غورځوی، لهذا په دے وجه باندے

رپورټ Already ټیبل ته راغلے دے ، سحر له به چه کوم په پریس کښے راځی او صرف زمونږه او ستاسو تر مینځه به ښکاره نه وی نو هغه Impression به د هغے ښه نه وی، لهذا اوس نه د دے تدارک پکار دے۔

جناب سپیکر: جی، شاه حسین صاحب۔

شاه حسین خان: سپیکر صاحب، زما په ملاکنډ ډویژن کښے هیڅ کار نشته چه سوات ته نوکرئ ځی او که دیر ته ځی، دا ستاسو د پیپلز پارټئ او د اے این پی خپله مسئله ده که تاسو ئے منئ نو او ئے منئ که نه ئے منئ نو زه خو د هزارے یم او زما پکښے څه کار نشته، لکه زه پکښے بیا غیر جانبداره یم، که تاسو ئے نه منئ نو مه ئے منئ، پیپلز پارټی او اے این پی د بیا خپل کار کوی یو بل سره۔ د پیپلز پارټئ ایم پی اے دیر کښے ، دیر کښے د پیپلزپارټئ ایم پی ایز دی او په سوات کښے د اے این پی والا دی او خپل کار کوی چه څنګه ئے کوئ، زما دے سره تعلق نشته دے ، زه د هزارے یم او زما څه کار دے پکښے ، دا.....

جناب سپیکر: که تاسو، هاؤس ئے Recommit کول غواړی نو کمیټئ ته Recommit کولو د پاره که تاسو غواړئ نو واپس به ئے کمیټئ ته اولیږو۔

جناب شاه حسین خان: واپس کړئ ما ته.....

جناب محمد زمین خان: جناب سپیکر صاحب، زه یو ګزارش کول غواړم دے هاؤس ته چه زمونږ دے ورور کومے خبرے اوکړے او زمونږ دے ورور شاه حسین خان چه کوم رپورټ په دے ایوان کښے پیش کړو.....

جناب سپیکر: جی، زمین خان صاحب۔

جناب محمد زمین خان: ډیره مهربانی۔ جناب سپیکر صاحب، دا ښه خبره ده چه دا کومه خبره او کوم رپورټ وو، ما ته خو دا پته نه وه چه شاه حسین صاحب کوم رپورټ پیش کړو خو د دے ملګرو د بشیر بلور خان او د میاں صاحب د ډیر زیات تکرار نه ما ته دا پته اولګیده چه دا په دیر کښے کومه بهرتی شوے وه، په سپیشل کمیونټی پولیس کښے نو په هغے کښے د دوئ د دلچسپئ ما ته پته اولګیده چه په دیکښے د دوئ دلچسپی څومره ده؟ دا ښه خبره ده چه دے هاؤس کښے دا خبره راغله او څنګه چه ما مخکښے اووئیل چه یره په دے صوبه کښے کوم

حالات دی، په دے صوبه کښے د وزارت داخله هډو اوس په حالاتو باندے نظر نشته، هر افسر خپله بادشاه گردی کوی او هیڅوک پرے نظر نه کوی، دا ښه ده چه دے هاؤس ته دا ښکاره شوه چه دا کوم څه شوی دی، ما هغه وخت باندے هغه ته اووئیل چه دا متعلقه افسر چه کوم شوے دے، د قانون د پالیسئی Violation شوے دے او د قانون د پالسئ Violation چه شوے وی نو پکار ده چه دا متعلقه افسر سسپنډ شی نو زه اوس دا گزارش کومه چه یره ما کوم سفارش کړے وو، هغه صرف په هغه وخت کښے هغه ډی آئی جی صاحب، آئی جی صاحب، هغوی ته اووئیل چه یره مونږه دغه افسران نه شو دغه کولے او نه دغه خلق واپس اغستے شو، د هغے د پاره ئے دا خبره کړے وه چه یره خیر دے د دغه علاقے او چونکه د دغه خلقو وینه توئے شوے ده، د دے صوبے د پاره، د دے ملک د پاره، د دے علاقے خلقو خپله وینه ورکړے ده او قربانی ئے ورکړے ده خو نن د هغوی د حقوقو استحصال کیږی او د هغوی د حقوقو استحصال چه چا کړے دے، پکار ده چه هغوی ته سزا ملاؤ شی، زه وایم چه دا ولے دوئ؟ زمونږه سینئر وزیر صاحب ته یا میاں صاحب ته ولے دا پته نه لگی چه په دے صوبه کښے ولے دا بادشاه گردی کیږی؟ دلته خو نن د ځنگل قانون دے، پالیسی جوړیږی، قانون جوړیږی او بیا ئے څوک وینی نه، هر یو افسر خپله مرضی کوی لهذا فوری طور د اول دغه سړے سسپنډ کړے شی او دغلته چه کوم بهرتی شوے ده نو دا غیر قانونی شوے ده، دا آرډر د اوکړی، دا د کینسل شی، د سوات نه د کسان نه اوړی، دا صرف Compensation د دغه خلقو د پاره کوؤ چه د دغه خلقو د حقوقو د دغه ځائے د پاره چه کومه پالیسی جوړه شوے وه، د هغه ځائے د خلقو په ځائے باندے د بل ځائے نه خلق رااوړلے شوے وو او دغلته بهرتی شوی دی یا دغه بهرتیانے چه کومے شوے دی، دا د کینسل کړی او یا چه دا کوم رپورټ دے نو دا په انصاف باندے مبنی دے نو دا د Adopt کړے شی۔ ډیره مهربانی، شکریه۔

جناب سپیکر: جی، میاں افتخار صاحب۔

وزیر اطلاعات: ربنتیا خبره ده چه کومه خبره او مونږ وئیل چه دا د او نه شی نو هم هغه خبره اوشوه، دا یو خو د کمیټئ چئیرمین صاحب چه دلته په فلور کوم

Statement ورکړو، دا بالکل د Ethics خلاف دے چه تاسو خپلو کښے پوهه شئ، دوئ د چیئرمین په حیثیت داسے Statement ورکوی چه د پیپلز او د نیشنل ممبران د پوهه شی، دا په کوم نیت ده کړے ده او د دے شاته څه نیت دے ؟

(قطع کلامی)

<u>جناب شاہ حسین خان:</u> جناب سپیکر صاحب، زه د دے جواب درکوم۔

<u>وزیر اطلاعات:</u> ته به خپل نمبر باندے خبره کوے ، ما پریږده، ته کښینه کنه۔ ستا د Statement لږ، د ذمه وار په حیثیت باندے په فلور دا خبره کول او بیا دا خبره کول چه یو سړے ، ښکاره جاره خبره ده چه د سوات نه دوه سوه راواخلئ او دیر له ئے ورکړئ، دیکښے خو نور کنفیوژن نشته که داسے اووئیلے شی چه دیر له شپیته سوه ورکړئ، دا څنګه خبره ده چه د سوات نه ئے رااوچت کړئ، دا په کوم نیت ده؟ (تالیاں)

<u>جناب محمد زمین خان:</u> جناب سپیکر۔

<u>وزیر اطلاعات:</u> دا هغلته کوم صورتحال دے ، ته کښینه، لږه ګزاره کوه۔ جناب سپیکر صاحب، مونږ د وروروولئ په ماحول کښے هغه خبره کول غواړو چه په سوات ملاکنډ کښے کوم صورتحال دے نو یو یو خبره په هغے اثر ګزاروی، مونږ د دے خبرے مخالفت نه کوؤ، دیر دومره زما خوښ دے چه څومره زما سوات خوښ دے ، زما د پختونخوا د یو یو نوک د پاره خپل ځان قربان دے ، ما ته په دیکښے د یو انچ هیڅ فرق نشته دے ، هغه خبره کول غواړی چه په کوم ځائے کښے مسئله رااوچته شی چه هغه پرے حل شی، دا نه چه په بل ځائے کښے به غټه مسئله رااوچتیږی او ته به وایے چه ما مسئله حل کړه، دے سره مسئله حل کیږی نه، دے سره مسئله دوباره کیږی۔ په سوات کښے ډیر په مشکل امن راغلے دے ، خلق ډیر په مشکله مطمئن شوی دی، زندګی دوباره شروع شوے ده، داسے Message پکار نه دے د اسمبلئ نه چه د سوات خلق په هغے کښے مایوسه شی۔ د دیر خبره ده، دا زمونږ خبره ده، دا کمیټی د خپل سفارش اوکړی چه که د دوئ په دے بهرتو کښے غلطی شوے وی، د هغے تپوس به هم کوؤ، که افسر کښے

غلطی وی، د افسر تپوس به ئے هم کوؤ۔ مونږه د دیر خلقو سره هم د ومره ولاړ یو
ځومره چه ورسره دوئ ولاړ دی، مونږ په دیکښې هیڅ فرق نه کوؤ۔

Mr. Speaker: Thank you. Is it the desire of the House that the report may be re-committed to the Committee? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it; the report is re-committed to the concerned Committee. اور میاں صاحب، جو خدشات انہوں نے ظاہر کئے ہیں، ان کا آپ پورا پورا خیال رکھیں۔Thank you very much.The sitting is adjourned till 4.00 P.M of Monday evening, dated 15-03-2010.

(اسمبلی کا اجلاس مورخہ 15 مارچ 2010 بروز پیر شام چار بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)